

مسلمانوں کے دین و ایمان کا خاموش قتل

تبلیغی جماعت حقیقی اور سیدنی ایچا کا مدعی اور

ایک ایسا بے غبار آئینہ

جس میں تبلیغی جماعت کے حقیقی خد و خال دیکھے جاسکتے ہیں

تألیف

محمد ایوب شریف قادری

ناشر

جماعت اہلسنت (ریونی)

مکرمی آفس

جامعہ رضویہ شمس العلوم رضا نگر سیپراکنک
پٹروہ

کتاب _____ تبلیغِ جماعت کا حقیقی رُوح
 قالیف _____ مُحَمَّد اِیُوْب شریف القادری
 کتابت _____ مُحَمَّد اِیُوْب رفاقتی
 سن _____ ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۶ء
 تعداد _____
 ناشر _____ جماعت اہلسنت یوپی
 مطبع _____
 قیمت _____

ملنے کے پتے

- ① ————— ملکتہ شریعہ رضا نگر پرپراکنک ضلع پٹروندہ (یوپی)
- ② ————— رضا بکڈ پو بجاریع مسجد فاضل نگر ضلع پٹروندہ (یوپی)
- ③ ————— نور بکڈ پو ساجدی پریس گلی نیاں چوک گورکھ پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ

پ

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور ان پر شدت و
 سختی کر۔

دشمن احمد پر شدت کیجئے
 ملحدوں کی کیمروت کیجئے

کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو۔ لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاجر کی برائیاں
 بیان کر دو کہ لوگ ان سے بچیں۔

(حدیث پہنچی)

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم رسول
 اس برے مذہب پر لعنت کیجئے

فسق عقیدہ فسق عمل سے بدرجہا بدتر ہے۔

(اعلیٰ حضرت)

علمائے حق کی ان جہرا توں و سرفروشیوں کے نام

● جن سے گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھراتے ہیں ۔

● جن کی حق نوائی سے باطل کے یلونوں میں زلزلہ طاری رہتا ۔

● جن کے قلم کی لٹکار سے شاتمان رسول کے تیرہ و تاریک

سازشی سینوں کے چھیتھرے اڑتے ہیں ۔

محمد ایوب شریف قادری

تَقْرِیظ

از :- حضرت علامہ مولانا محمد امجد الدین صاحب قبلہ مصطفیٰ
شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ ہلسنت حشمت العلوم رامپور کٹرہ بارہنگی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد

اس پر فتن و دور میں جبکہ گندم نما جو فروشن بکثرت پائے جا رہے ہیں۔ اور کلمہ و نماز کی آڑ میں عوام سنی بھائیوں کو اپنے دام ترویج میں پھانس رہے ہیں۔ کہیں اجتماع کے نام پر کہیں اور کسی نام پر۔ ضرورت ہے کہ علمائے اہلسنت ان کے عقائد کفریہ اور اقوال خبیثہ سے عوام سنی بھائیوں کو حتی المقدور خبردار کریں اور اذن کے فریب سے بچائیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر حضرت مولانا محمد الیوب شریف القادری صاحب قبلہ نے (جو جامعہ رضویہ شمس العلوم رضوانگر پور کنک پڈرونہ کے مہتمم اور روح رواں ہیں) ایک کتاب کی ترتیب دی جس کا نام ”تبلیغی جماعت کا حقیقی روپ“ ہے۔ میں نے اس کا بغور مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ علامہ موصوف نے بڑی جانفشانی سے کام لیا ہے اور وقت کے ایک اہم تقاضہ کو پورا کیا ہے۔ مولائے تعالیٰ اذن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے اور اذن کی اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوائے۔ آمین ثم آمین۔

تبلیغی جماعت والے اور دیوبندی، دہلوی یہ سارے خبیثا بد مذہب ہیں جنکی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ چکی ہے۔ اس کا ثبوت آنے والے اوراق دیں گے اور بد مذہبوں سے دور و نفور رہنے کیلئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ اگر ساری حدیثیں جمع کی جائیں۔ تو ایک دفتر درکار ہے۔ لہذا بطور نمونہ ایک حدیث پر اکتفا کرتا

سببِ تناسل

مسلّس تین ماہ کی مسافرت اور زیارتِ حرمین شریفین کے بعد وطن کو واپسی ہوئی تو دیکھنے میں آیا کہ ہر جہازِ جانب ایک عجیب و غریب انتشار و افرا تفری کی کیفیت اور عقائد و خیال کے ٹکراؤ کی مہیب فضا ضلع دیوڑیا و پٹروہ پر چھائی ہوئی ہے ہر طرف بحث و مباحثہ کی محفلیں گرم ہیں۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ ساری کیفیت تبلیغی جماعت کے لوگوں کی گاؤں گاؤں گشت و چلت پھرت سے پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ صدیوں پرانے عقائد و نظریات کے خلاف نئے عقائد و نظریے کے پرچار کا لازمی نتیجہ قومی اتحاد کا منتشر ہو جانا، اور باہمی اتفاق کے ختم ہو جانے کے سوا کچھ نہیں۔ چونکہ تبلیغی جماعت نے ضلع دیوڑیا کی دھرتی پر عالمی اجتماع کے انعقاد کا اعلان کر رکھا تھا۔ اس کی کامیابی کیلئے ارد گرد کے ماحول کو سرگرمی کے ساتھ اپنا ہم خیال و ہم عقیدہ بنانے کی جدوجہد میں بے دریغ طاقت و قوت کا مظاہرہ بھی ضروری تھا۔ اپنے عالمی اجتماع کا تقدس اور نظریات کی پختگی کا پر فریب تصور ذہن و دماغ پر مرتسم کرنے کیلئے مصنوعی تقدس اور بناوٹی انکسار، اور جھوٹی افواہوں و اعلانات کے نہ ٹوٹنے والے سلسلے کا سہارا بھی لینا ضروری تھا۔

جس کے لئے دور دراز کے منجھے منجھائے تبلیغی کارکنوں کی بڑی کھسپ بسیلوں ٹکڑیوں میں دیوڑیا و پٹروہ کے دیہاتوں و قصبوں میں پھیلا دیا گیا۔ اور اس طرح پرسکون ماحول میں پراگندگی پیدا کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی۔

اجاب اہلسنت نے بار بار اصرار کیا کہ تبلیغی جماعت کے چہرے سے نقاب کشائی کر کے عوام اہلسنت کو وقت کے سب سے بڑے فتنے سے آگاہ کر دیا جائے۔

اور چونکہ فسق عقیدہ فسق عمل سے بدرجہا برا ہے۔ لہذا ضروری سمجھتے ہوئے اس اہم کام کی انجام دہی پر کمر بستہ ہوا۔

دہابیت نے اپنے باطل نظریات و فاسد خیالات کی تبلیغ کیلئے سینکڑوں رنگ بدلے، ہزاروں مکاریوں سے کام لیا، دلکش و پُر بہار سائن بورڈ لگا کر دہابیت کا زہر مسلمانوں کو پلانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن کامیابی نہ مل سکی اب وہی دہابیت تبلیغی جماعت کے بہر و پیوں کی شکل میں نمودار ہوئی ہے۔ وہابی جماعتوں میں یہ جماعت انتہائی چالاک، دہرا سرا، دلقیہ باز ہے۔ جھوٹ و مکر و فریب کا سہارا لیکر لوگوں میں کلمہ و نماز کے نام پر دہابیت کے جراثیم پیدا کرنے کیلئے کوشاں ہے۔

زیر نظر کتاب میں تبلیغی جماعت کی معتبر کتابوں کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ دین کے نام پر مسلمانوں کو بے دین بنانے والی انتہائی چالاک و پُر فریب، ودھوکا باز جماعت ہے۔ کلمہ و نماز کے نام پر مسلمانوں کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بد عقیدہ بنانا۔ اولیاء اللہ کی عظمت گھٹانا۔ اور مذہب اہلسنت کو مٹا کر دنیا میں دہابیت پھیلانا۔ تبلیغی جماعت کا بنیادی نصب العین ہے۔

چلہ و چلت پھرت کا طریقہ انہوں نے اسی لئے نکالا ہے کہ مسلمانوں کا ذہن تبدیل کرنے کیلئے سفر کی حالت میں انہیں تنہائی و اعتماد کے لمحے میسر آ سکیں۔

ہم اپنے دینی بھائیوں سے ایمان کی سلامتی کی خواہش کی بنیاد پر **مخلصانہ اپیل!** پر مخلصانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ تبلیغی جماعت کی آواز پر قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار انصاف کی نظر سے ہماری اس تحریر کا مطالعہ فرمائیں۔ جس میں تبلیغی جماعت سے الگ رہنے کی معقول وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میری بات آپ کے دل میں اتر جائے اور مذہب اہلسنت کے خلاف وقت کے صبر سے

بڑے فتنے میں ہوشیار ہو جائیں۔

زیر نظر کتاب میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ سنی مکتبہ فکر کی کوئی بھی کتاب حوالے میں نہ پیش کی جائے۔ تاکہ یہ کہہ کر مجروح نہ کر دی جائے کہ سنی حضرات کا ہم پر بہتان و افتراء ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی ایک ایسی کتاب ہوگی جسکی عبارت سے تبلیغی جماعت کے لوگوں کو یہ کہہ کر دامن چھڑانا مشکل ہوگا کہ یہ تو غیروں کے گھر کی بات ہے۔ اس میں جو کچھ ہے انھیں کے گھر کی ہے۔

اس مقام پر مقصود نگارش اس کے سوا کچھ نہیں کہ زیر نظر کتاب تبلیغی جماعت کے اکابرین و سربراہوں کے تحریروں کی ایسی عکاسی کرے کہ تبلیغی جماعت کے لوگ دن کے اجلے میں نہیں بلکہ رات کی تاریکی میں بھی پہچان لئے جائیں۔

سینکڑوں راز نہفتے ہیں میرے سینے میں

بات بڑھ جائے گی یاران چمن جانے دو

یہ بڑی ناحق شناسی ہوگی اگر اپنے ان دوستوں کا شکریہ نہ ادا کروں

جنہوں نے فراہمی کتب و دیگر مرحلے میں میرا ہاتھ بٹایا۔

- (۱) حضرت علامہ خوش محمد صاحب قادری (۲) حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب مباحثی
(۳) حضرت مولانا ذاکر حسین صاحب نور (۴) حضرت حافظ عبدالقادر صاحب رضوی
(۵) جناب محمد محفوظ الرحمن صاحب صدیقی (۶) جناب ماسٹر مقصود عالم صاحب صدیقی
(۷) جناب ڈاکٹر جمال احمد صاحب صدیقی (۸) جناب محمد قاسم صاحب صدیقی

علاوہ ازیں دیگر احباب اہلسنت میں ان تمامی حضرات کا ممنون کرم و سپاس

گزار ہوں۔ والسلام۔ دعاؤں کا طالب

محمد ایوب شریف القادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

مُحَمَّدٌ ۝ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ عَلَیْهِ الصَّلٰوَةُ وَالتَّسْلِیْمُ

اکثر و بیشتر شہروں اور دیہاتوں کے مساجد میں نماز کی جماعت ختم ہوتے ہی کچھ لوگ اللہ اور رسول کی باتیں کرنے کیلئے نمازیوں سے رک جانے کی اپیل کرتے ہیں اور چند لوگوں پر مشتمل گلی کوچوں میں بھی چکر لگاتے ہیں۔ جس کو دین کی تبلیغ کا نام دیتے ہیں۔ یہ جماعت تبلیغی جماعت کے نام سے مشہور ہے۔

اس جماعت کے ابتدائی پروگرام کچھ اس طرح ہیں۔

○ لوگوں سے کلمہ پڑھوا کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے

○ انھیں مسجد میں جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی باتیں کی جائے

○ ان کو نماز کا پابند بنایا جائے اور چلہ و چلت پھرت پر آمادہ کیا جائے۔

○ تبلیغی جماعت کا حقیقی غمد و خال و روپ سمجھنے سے پہلے چند مثالوں کو پڑھ کر ایک اصول ذہن نشین کر لیجئے۔

○ دھوکا باز! ہمدردی اور محبت کی باتیں کر کے بعد میں دھوکا دیتا ہے

○ زہر دینے والا! کسی میٹھی چیز میں ملا کر، چھپا کر نہر دیتا ہے۔

○ شکاری! شکار (پرندہ) کی بولی بولتا ہے۔ ہوتا تو انسان ہے لیکن اپنے مقصد

کیلئے پرندہ بن جاتا ہے۔

○ مشہور مقولہ! ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، دکھانے کے اور۔

یعنی پروگرام کچھ اور ہوتا ہے اور زبان سے کچھ اور کہتے ہیں۔

○ جاسوس! دشمن ملک کا جاسوس اپنی جاسوسی کا اظہار کئے بغیر ہمارا بن کر

ہماری جڑیں کاٹتا ہے۔

دین میں نیا فرقہ بنانے والا۔ فرقہ بنانے کی مخالفت کرتا ہے اور اندرون خانہ نیا فرقہ

بناتا ہے۔ ۛ ہیں کو اک کچھ نظر آتے ہیں کچھ

مذکورہ بالا مثالوں اور وزمرہ کے مشابہات سے یہ بات خوب روشن ہو گئی کہ اگر کوئی جماعت یا فرد خوب اچھی اچھی میٹھی میٹھی باتیں کرے اور خوب خوب زہد و تقویٰ کا اظہار کرے اور اپنے نیک و اعلیٰ مقاصد کی طرف دعوت دے تو ہم پر لازم ہے کہ بغیر سوچے سمجھے اور بغیر پرکھے اس کے ساتھ نہ ہولیں۔ بلکہ اس کے خوب اور ناخوب کا فیصلہ کرتے وقت پوری تحقیق کر کے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ کہیں وہ بے دین و بد عقیدہ تو نہیں ہے۔ کہیں رہبر کے لباس میں رہزن تو نہیں ہے۔

کیونکہ — لباس خضر میں یاں سیکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

۵ ایک مسلمہ حقیقت — اعمال کی مقبولیت کا انحصار عقیدے کی صحت پر ہے لہذا عقیدے کا درست اور غیر متزلزل ہونا نہایت ضروری ہے۔ اگر عقائد غلط ہیں تو نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ درحقیقت عقائد جسم کیلئے روح، درخت کیلئے سبز اور عمارت کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح روح کے بغیر جسم کا قائم رہنا اور جڑ کے بغیر درخت کا سرسبز و شاداب رہنا اور بنیاد کے بغیر عمارت کی تعمیر ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح عقائد کی صحت کے بغیر کوئی عمل دربار خداوندی میں مقبول و منظور نہیں ہو سکتا۔ عقیدے کے بغیر اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

نیک اعمال کی کمی کو عقیدے کی صحت پورا کر دیتی ہے لیکن غلط عقائد کی کمی کو اعمال کی کثرت پورا نہیں کر سکتی۔ بہت ساری مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں کہ ایک آدمی کے پاس نیک اعمال زیادہ نہیں لیکن عقیدے کی صحت، بخشش کا سبب بن گئی۔ لیکن کوئی مثال ایسی نہیں ہے کہ نیک عمل کی کثرت عقیدے کی صحت کے بغیر بخشش کا سبب بنی ہو، اس لئے علما کرام کا قول ہے کہ فسق عقیدہ فسق عمل سے بدرجہا بدتر ہے۔

اس بات کی تائید میں تبلیغی جماعت کے سرگرم حامی مولانا عالم عثمانی ایڈیٹر تجلی دیوبند

کی تحریر ملاحظہ فرمائیے۔

عقیدہ و خیال کی خرابی بھی بعض مرتبہ اتنی شدید ہوتی ہے کہ تمام اعمال خیر فاسد ہو جاتے ہیں۔ تھوڑا اور آگے لکھتے ہیں کہ جہاں عقیدے کی خرابی پائی جائے گی وہاں اگر نیکو کاری کے پہاڑ بھی کھڑے ہوں تو بھی یہی کہا جائے گا کہ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ تجلی دیوبند جون

عقیدے کی ایک خرابی کا یہ حال ہے تو جہاں بد عقیدگی کے دفرے دفر سپاہوں وہاں نیک عمل، نیک سیرت، نیک صورت اور نیک گفتاری کی نمائش کیا کام آ سکتی ہے۔ بے دینوں و بد عقیدوں کی صحبت سے بچنا اور انکی کتابوں کو پڑھنے سے گریز کرنا اپنے ایمان کی حفاظت و سلامتی کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ اگرچہ وہ دیندار ہی کی باتیں کرتے ہوں۔ جیسا کہ تبلیغی جماعت کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی تحریر کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے۔ کمالات اشرفیہ ص ۵۵

بد دین آدمی اگر دین کی بھی بات کرتا ہے تو ان میں ظلمت لپٹی ہوتی ہوتی ہے۔ اس کی تحریر کے نقوش میں بھی ایک گونہ ظلمت لپٹی ہوتی ہوتی ہو اسلئے بے دینوں کی صحبت اور بے دینوں کی کتابوں کا مطالعہ ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔

عقیدے کی خرابی کو ہی بے دینی کہتے ہیں، اس لئے عقیدہ کا درست و غیر متزلزل ہونا لازمی و ضروری ہے۔ ورنہ نیکو کاری کی نمائش بے سود و بے کار ثابت ہوگی، اگرچہ نیک اعمال پہاڑ کے برابر ہوں یا جزیروں کے ذروں کے برابر ہوں انکا کوئی اعتبار نہیں، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عقائد کی صحت پر زیادہ زور دیا ہے۔ لہذا کوئی غیرت مند مسلمان کسی ایسی تحریک کو ہرگز قبول نہیں کر سکتا جس سے ایمان و عقیدے کے جذبے کو ٹھیس پہونچتی ہو۔ بے عمل رہنا یقیناً بد نصیبی کی بات ہے۔ لیکن عمل کے نام پر بد عقیدہ بن جانا آخرت کا اتنا بڑا نقصان ہے کہ جسکی تلافی ممکن نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت کے متعلق خوب و ناخوب کا فیصلہ کرتے وقت دیکھنے کی چیز یہ نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں میں دینی زندگی برپا کرنے کی جہد و جہد کرتی ہے۔ دراصل دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ

وہ بے دین و بد عقیدہ تو نہیں ہے۔ اب جہاں تک اسکی بے دینی و بد عقیدگی کا سوال ہے تو آگے چلئے اور بد عقیدگی کی سیاہ روداد کا مطالعہ کیجئے

○ — نجد کے وہابی مذہب کو دنیا میں پھیلا کر مسلمانوں کو بد عقیدہ بنانے والی تبلیغی جماعت احادیث صحیحہ کی روشنی میں —

عن ابن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم

۱۔ **نجدی فتنہ** بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمنا قالوا یا رسول اللہ فی نجدنا قال اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمنا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ هناك الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان۔ (بخاری شریف)

ترجمہ ۱۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور النور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ خداوند اہمائے لئے ملک شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔ وہیں نجد کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں بھی! اس پر حضور نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ خداوند اہمائے لئے ملک شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔ پھر دوبارہ نجد کے لوگوں نے درخواست کی کہ ہمارے نجد میں بھی یا رسول اللہ راوی کا بیان ہے کہ غالباً دوسری بار حضور نے فرمایا کہ وہ زلزلوں اور فتنوں کی جگہ ہے۔ وہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔

تبلیغی جماعت کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی

۳۔ **نجدی فتنہ کا ظہور** کی زبانی۔ (صدر الصدور دیوبند)

محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداءئے تیرہویں صدی میں نجد عرب میں ظاہر ہوا۔ اور چونکہ خیالات باطلہ و عقائد فاسدہ رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اہلسنت والجماعت سے قتل و قتال کیا۔ انکو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو مال غنیمت اور حلال سمجھا کیا۔ اور

اُدراں کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔
(شہاب ثاقب ص ۴۲)

(۳) نجدی گروہ حدیث صحیح کی زبانی

عن شریک ابن شہاب (مرفوعاً الى ان يقال) ثم
قال يخرج في آخر الزمان قوم كان هذا امنهم يقرؤون
القرآن لا يجاوزون اقصاهم يقرءون من الاسلام كما
يقرء السهم من الرمية سيماهم التحليق لا يزالون
يخرجون حتى يخرج اخرهم مع المسيح الدجال
(مشکوٰۃ شریف ص ۳۹)

ترجمہ ہے۔ حضرت شریک ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک جماعت نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے
لیکن وہ ان کے حلق کے نیچے نہ اترے گا۔ وہ لوگ دائرہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے
جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ ان کی خاص علامت سرمنڈوانا ہوگی۔ وہ اسی طرح
گروہ درگروہ نکلے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کا آخری دستہ مسیح دجال کیساتھ
نکلے گا۔

(۴) نجدی گروہ کے پہچان کی تصدیق

عرب کے مشہور مؤرخ حضرت علامہ ذہبی دہلان مکی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی۔
سیماہم التحلیق تصریح بہذہ الطائفة النجدية لانهم
كانوا يامرون كل من التبعهم ان يحلق راسه ولم يكن هذا
الوصف لاحد من طوائف الخوارج والمبتدعة الذين كانوا قبل

زمن ھولاء۔

آخری زمانے میں نکلنے والی جماعت کی پہچان کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کلام کی خاص علامت سرمنڈانا ہوگی۔ نجدی گروہ کے بارے میں بالکل صراحت ہے۔ کیونکہ سرمنڈانا انھیں لوگوں کا جماعتی شعار ہے۔ ان سے قبل خوارج اور بے دین فرقوں میں سے کسی فرقے کے اندر یہ علامت موجود نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت کے مجدد مولوی رشید احمد گنگوہی کی زبانی۔

(۵) گروہ کا نام:۔ محترم ابن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۵)

(۶) وہابی گروہ سے تبلیغی جماعت کے سربراہوں کا تعلق

— تبلیغی جماعت کے سربراہ مولانا منظور نعمانی نے اپنے وہابی ہونے کا اقرار کیا ہے۔ اور ہم خود اپنے باپ سے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔ (سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۲۰۲)

— تبلیغی جماعت کے سرپرست مولوی زکریا شیخ الحدیث نے اپنے وہابی ہونے کا اعلان کیا۔ حوالہ: ۱۔ مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔ (سوانح کاندھلوی ص ۲۰۲)

— تبلیغی جماعت کے مرکز عقیدت مولانا اشرف علی تھانوی کا اظہار وہابیت

حوالہ: ۱۔ بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں فاتحہ دنیا کیلئے کچھ مت لایا کرو۔ (اشرف السوانح ص ۴۵) اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو۔ سکی تنخواہ کروں۔ پھر دیکھو خود ہی سب وہابی بن جائیں۔ حوالہ: ۱۔ الاضافات بومیہ ص ۲۳۳

(۷) نجدی حکومت کے ساتھ تبلیغی جماعت کا معاہدہ

تبلیغی جماعت کے سربراہ مولانا ابوالحسن ندوی نے اپنی کتاب مولانا

ایلیاس اور ان کی دینی دعوت میں نجدی حکومت کے ساتھ تبلیغی جماعت کا ایک معاہدہ نقل کیا ہے۔ جو بانی جماعت مولانا ایلیاس صاحب کے معتمد خصوصی مولوی احتشام الحسن اور حکومت نجد کے شیخ الاسلام قاضی القضاة (چیف جسٹس) عبداللہ ابن حسن (جو محمد ابن عبدالوہاب کی اولاد میں سے ہیں) کے درمیان عمل میں آیا۔

معاہدہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے

مولوی احتشام الحسن صاحب نے مقاصد تبلیغ کو اختصار کے ساتھ نوٹ کر کے شیخ الاسلام رئیس القضاة عبداللہ ابن حسن کے یہاں پیش کیا، مولانا ایلیاس اور مولوی احتشام الحسن ان کے یہاں بھی گئے انہوں نے بہت ہی اعزاز و اکرام کیا اور مہربانیت کی خوب خوب تائید کی اور زبانی پوری ہمدردی اور اعانت کا وعدہ کیا۔ (مولانا ایلیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۱۰۱)

تبلیغی جماعت کا حقیقی رُوپ

کسی بھی مذہب یا تحریک کے مقاصد معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ اس تحریک کے بانی اور اکابرین کی کتابوں سے ہی ہوتا ہے۔

تبلیغی جماعت کے بانی مولانا ایلیاس دہلوی ہیں۔ تبلیغی جماعت کے اہم ستون مولوی محمد یوسف صاحب و مولانا زکریا شیخ الحدیث صاحب اور مولانا منظور نعمانی ہیں۔

تبلیغی جماعت کے اکابرین میں مولانا اشرف علی تھانوی و مولانا رشید احمد گنگوہی و مولانا اسماعیل دہلوی اور مولانا محمد قاسم

ناتوی وغیرہ شامل ہیں۔

پچھلے صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ مذکورہ رہنماؤں نے برملا اپنی وہابیت کا اقرار و اعتراف اپنی تحریروں میں کر لیا ہے۔ اور نجدی تحریک کے بانی محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد کی عمدگی کا بھی اعتراف کیا ہے۔

زمانہ سال کے فرقے میں نجدی وہابی فرقے نے

وہابیت اور نجدیت

جس بے دردی کے ساتھ اسلام کی حرمت اور

انبیاء و اولیاء کی عظمت پر حملہ کیا ہے وہ تاریخ کا ایک انتہائی الم ناک واقعہ ہے۔

یہ گروہ بارہویں صدی ہجری میں نجد سے ظاہر ہوا اس کا بانی محمد ابن عبدالوہاب نجدی ہے۔ اس کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں۔ جنکے باطل عقائد اور فاسد خیالات کی ہلکی جھلک پچھلے اوراق میں دیوبند کے صدر الصدور کی زبانی پڑھ چکے ہیں۔

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق جہاں اس کی بد مذہبی اظہر من الشمس ہے۔ وہیں اس کے کارنامے و نظریات و قتل و قتال سے بھی خوب ظاہر ہے۔ ابتداءً یہ مذہبی تحریک ہی تھی لیکن قوت و طاقت پانے کے بعد سیاسی بن گئی۔ چند معتبر کتابوں و رسالوں کے حوالے سے ان کے کارنامے و عقائد کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

وہابیوں نے کیا کیا؟ کیا کہا؟ اور کیا کہتے ہیں؟

۵۔ انھوں نے — اپنے سوا ہر ایک کے مشرک ہونے کا اعلان کیا۔

۵۔ انھوں نے — بار بار اتنی آیت تکمیدین جدید کا اعلان کیا۔

۱۔ کتاب التوحید — محمد ابن عبدالوہاب نجدی — ۴۔ حیات طیبہ — مرزا حیرت دہلوی
۲۔ محمد ابن عبدالوہاب — مسعود عالم ندوی — ۵۔ دور السنہ — علامہ ذہبی و ہلان مکی
۳۔ سوانح احمدی — مولوی جعفر نقاش سیری — ۶۔ الصواعق المہیہ — شیخ سلیمان بن عبدالوہاب نجدی

(میں تمہارے پاس نیا دین لایا ہوں)

○ انھوں نے — مکہ و مدینہ پورے جہان و عرب بلکہ تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک گردانا۔

○ انھوں نے — مسلمانوں کے خلاف قتل و قتال کو باعث ثواب و رحمت

بلکہ واجب قرار دیا۔ اِنی ادعوکم الی الدین و جمیع ما

ہو تحت السبع الطباق مشرک علی الاطلاق و

من قتل مشرکاً فله الجنة۔ (کتاب التوحید)

○ انھوں نے — یہود و نصاریٰ و اصلاً و نسلاً بت پرست کفار و مشرکین

سے دوستی کی اور ان کو کچھ نہ کہا۔

○ انھوں نے — اپنے مفسدانہ و کافرانہ نظریات کو بزورِ شمشیر مسلمانوں سے منوایا

○ انھوں نے — پورے عالم اسلام کے مسلمہ معتقدات کو کفر و شرک اور بدعت و

ضلالت قرار دیا۔

○ انھوں نے — اپنے زمانے کے مسلمانوں کو ابل و جہل و ابلہب سے بڑا

مشرک قرار دیا۔ (کتاب التوحید)

○ انھوں نے — ۶۰۰ سالہ سے ۱۲۰۰ سال تک کے تمام دینی مشائخ اور علمائے کرام

کو مشرک گردانا۔

○ انھوں نے — شان رسالت میں انتہائی گستاخیاں اور دریدہ دہی کا

مظاہرہ کیا۔

○ انھوں نے — اپنے ہاتھ کی لاکٹی کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ

نفع بخش قرار دیا۔

○ انھوں نے — حرم پاک میں خون کی ندیاں بہائیں۔

○ انھوں نے — مدینہ و حجاز مقدس کے باشندوں کا خون حلال ٹھہرایا۔

○ انھوں نے _____ مکہ مدینہ و حجاز مقدس کے عملائے کرام و صلیحان کو شہید کیا
○ انھوں نے _____ شہدارِ احد و بدر کے مقبروں کو مسمار کرنے کی ناپاک جرات
کی۔

○ انھوں نے _____ خانوادہ رسول علیہ السلام سادات کرام کو ڈھونڈ ڈھونڈ
کر شہید کیا۔

○ انھوں نے _____ مقامات مقدسہ میں تین دنوں تک قتل و غارت و لوٹ مار کا
بازار گرم رکھا۔

○ انھوں نے _____ طائف و کربلا و دیگر شہروں میں شیرخوار بچوں کو ماؤں کی گود
میں ذبح کیا۔

○ انھوں نے _____ خانہ کعبہ و حرم نبوی میں پناہ لینے والوں کا بیدردی سے قتل کیا

○ انھوں نے _____ حرمین شریفین کی پاک دامن بیبیوں کو تین دنوں تک نجدی
درندوں پر عصمت دری کیلئے حلال کیا۔

○ انھوں نے _____ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی کی اور صنم اکبر کہا۔
ہذا صنم اکبر (یہ سب بڑا بات ہے) معاذ اللہ۔

○ انھوں نے _____ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غلاف سے ننگا کیا اور تمام قیمتی
اشیاء کو لوٹ کر لے گئے۔

○ انھوں نے _____ خانہ کعبہ کو غلاف کعبہ سے ننگا کیا اور تمام قیمتی چیزیں اٹھا کر لے
گئے۔

○ انھوں نے _____ کربلا میں امام حسین کے روضہ مبارک کی بے حرمتی کی اور

دیگر مزارات شہدار کو مسمار کیا۔ اور نہایت مسلمانوں کو بیدردی
سے قتل کیا۔ اور ان کے مال و اسباب لوٹ لے گئے۔

○ انھوں نے _____ مکہ مکرمہ کے قبرستانِ جنتِ المعلیٰ و مدینہ منورہ کے قبرستان

جنت البقیع کے تمام مزاراتِ اہلبیت و صحابہ کرام و بزرگان
دین کو مسمار کیا۔ توہین و بے حرمتی کی غلطیتیں پھینکیں۔ بند
چلائیں۔

● اٹھوں نے — خاتونِ جنت و حضرت عائشہ و حضرت خدیجہ و حضرت عثمان

غنی ذوالنورین کے مزارات مقدسہ کو مسمار کیا۔ توہین و بے
حرمتی کی غلطیتیں پھینکی۔ بند و قیں چلائیں۔

● اٹھوں نے — سید الشہداء شہیدِ خدا حضرت امیرِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
مزار شریف اور مسجد کو مسمار کیا۔

● اٹھوں نے — سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یادگار مسجدوں کو
مسمار کیا۔ یا بند کر دیا۔

● اٹھوں نے — مسجدِ ہلال و مسجدِ کوثر وغیرہ بھی مسمار کر دیا۔

● اٹھوں نے — مقامِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گھوٹے باندھے۔

(العیاذ باللہ)

آج بھی وہابی گروہ اسی قسم کے عقائد و نظریات رکھتا ہے اور اپنے دلوں میں
تمام مسلمانوں کو مشرک گردانتا ہے۔ جب تک کلاس کے حق میں حالات اچھے نہ ہو جائیں
یہ بھتیس دہا بیت کی چند جھلکیاں جو اوپر مذکور ہوئیں۔ اب آئیے اور آپ خود ہی حق و
انصاف کے ساتھ تفصیل معلوم کرنے کیلئے آگے کا مطالعہ ایک ایسے منصف کی نظر
سے کیجئے کہ اگر آپ کو اپنے خلاف بھی فیصلہ کرنا پڑے تو کوئی غلط جذبہ درمیان میں حائل
نہ ہو۔

تبلیغی جماعت کے بانی
مولانا الیاس دہلوی

تبلیغی جماعت کا اصل مقصد

کے بیان کے مطابق علماءِ دیوبند کی ان تعلیمات کو پھیلانا ہے جن سے مسلمانوں کا اتحادی

غارت نہ ہو جائے۔ بلکہ عشق و ایمان کی غیرت کے ساتھ ایک مسلمان کا جینا بھی دوبھر ہو جائے۔

ایک مرتبہ مولانا الیاس نے فرمایا کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔

(ملفوظات مولانا الیاس ص ۵۵)

معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کا اصل مقصد دین کی تبلیغ نہیں بلکہ مولانا تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔

ایک نئی قوم پیدا کرتی ہے۔ ناظرین آپ نے سنا ہوگا کہ تبلیغی جماعت

کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے۔ لوگوں کو نمازی بنانا ہے، نماز کی عادت ڈالنی ہے نماز سکھانا ہے۔ انصاف کی نظر سے دیکھئے کہ یہ بھی کتنا بڑا فریب و دھوکا ہے۔ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس کا بیان پڑھئے مولانا منظور نعمانی کی کتاب دینی دعوت

ظہیر الحسن میرا مدعی کوئی پاتا نہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے۔ میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ ہرگز ہرگز تحریک صلوٰۃ نہیں ہے بڑی حشر سے فرمایا کہ میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم پیدا کرتی ہے۔

معلوم ہوا کہ تبلیغی گشت سے لیکر کلمہ و نماز کی دعوت تک انہیں سے کوئی چیز بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوئے دین کے ساتھ وابستہ نہیں ہے یہ لوگ دین کا نام صرف اس لئے لیتے ہیں کہ اپنے خود ساختہ دین سے تمہارے دین کا تبادلہ کر سکیں۔ اس لئے کہ ان کا مقصد ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔ اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ یہ کتنا بڑا فریب اور دھوکا ہے کہ دل کے تہ خانے میں تو یہ مقصد چھپا رکھا ہے۔ اور مسلمانوں

سے کہتے ہیں کہ تو خدا اور رسول کا دین پھیلانے نکلے ہیں۔

سفید جھوٹ تبلیغی جماعت کے لوگ یہ کہتے پھرتے ہیں کہ یہ صحابہ

کی سنت ہے۔ انبیاء کا طریقہ ہے تو کان کھول کر سن لیا جائے کہ یہ بھی سفید جھوٹ ہے اور غایت درجہ کافر یہ ہے۔ میں نہیں کہتا بلکہ بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس احمد دہلوی کا بیان اسی ملفوظات میں ص ۱۵ پر پڑھئے۔

ایک دن فرمایا: [اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا] مطلب یہ ہے کہ تبلیغ کا یہ طریقہ مجھے خواب کے ذریعہ معلوم ہوا۔ یہ طریقہ قرآن و حدیث میں منقول نہیں ہے۔ قرآن و حدیث سے بے نیاز ہو جانے والا ہی محض خواب پر دینی کام کی بنیاد ڈال سکتا ہے۔

کیوں نہ ہو جبکہ بانی تبلیغی جماعت کا دعویٰ ہے کہ وہ مثل انبیاء ہیں۔ خود فرماتے ہیں۔ اسی ملفوظات میں ملاحظہ فرمائیے ص ۱۵ پر

[کنتم خیر امتی الخ کی تفسیر خواب میں القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام لوگوں کیلئے ظاہر کئے گئے ہو۔]

مثل انبیاء کی خود ساختہ تفسیر، شیطانی خواب، دُعا باطل کے بعد تنقیصِ انبیاء کی مزید جبارت ملاحظہ فرمائیے۔

تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا انبیاء علیہم السلام سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتے

(مکاتیب مولانا الیاس ص ۱۰۷)

اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنے کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں۔ جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکیں

(مکاتیب الیاس ص ۱۰۷)

ہیں

الاماں والحق فیظ اکارکنوں میں گستاخی رسول کا کیسا مکروہ جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے کیوں نہ ہو یہی تو چلت پھرت کا مقصد اولیں ہے۔ اور دیکھئے یہ کوئی اتفاقی جملہ نہیں ہے۔ بلکہ تبلیغی جماعت کے مجدد و پیشوا مولوی حسین احمد مدنی اور دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے بھی اپنے اس عقیدے کا اظہار کیا ہے۔

[پیغمبر کو عمل کی وجہ سے فضیلت نہیں عمل میں تو بعض امتی پیغمبر سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ (رسالہ مدینہ، بجنور، جولائی ۱۹۵۱ء)]

مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں۔ (تحدیر الناس ص ۵)

[انبیاء اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں] [باقی رہا عمل تو اس میں بس اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں] [بلکہ بڑھ جاتے ہیں]

اس کے علاوہ کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ تبلیغی جماعت کی بدعتیگی

فیصلے کی کسوٹی

دبے دینی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہاں! یا

تو انکار کر دیا جائے کہ وہ کتابیں انکی نہیں ہیں۔ یا میں نے غلط الزام لگائے ہوں تو ثابت کیا جائے کہ یہ حوالے غلط ہیں۔ اگر ان دونوں میں کوئی بات بھی نہیں ہو پاتی تو سن لیا جائے کہ نماز و کلمہ اور تقویٰ کی لالچ میں اصل دین ہی سے ہاتھ دھو بیٹھنا دینداری نہیں۔ بلکہ دینداری کے نام پر دین سے کھلی ہوئی بغاوت ہے۔

تبلیغی جماعت نے جنگی تعلیمات کو عام کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ان میں سرفہرست مولوی اشرف علی تھانوی ہیں۔ اور ان کے قطب و مجدد مولوی رشید احمد گنگوہی ہیں۔ جنکے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی کی رسولؐ نے زمانہ کتاب و تقویۃ الایمان رکھنا عین اسلام ہے۔

اب آئیے ان کے افکار و عقائد و تعلیمات کے چند نمونے انھیں کی معتبر کتابوں

کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیے۔ (بلا تبصرہ)

○ — تبلیغی جماعت کے اکابرین کا متفقہ عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور کا تصور کرنا گندہ اور بیل کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا برا ہے۔ (صراط مستقیم ص ۹۷)

[اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔]

○ — تبلیغی جماعت کے اکابرین کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ حوالہ (تقویۃ الایمان) ص ۱۲

[ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔]

○ — ان کا عقیدہ ہے کہ محمد و علی کسی چیز کے مالک و مختار نہیں ہیں۔

حوالہ (تقویۃ الایمان) ص ۳۳

[جس کا نام محمد و علی ہے کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔]

○ — ان کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی

چاہئے۔ حوالہ (تقویۃ الایمان) ص ۳۵

[حضور کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہئے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں۔]

○ — ان کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں۔

حوالہ تقویۃ الایمان ص ۳۶

[پھر بھیجا ایک باد اچھی سو جان نکال لیگی جس کے دل میں ایک رانی کی دانہ بھرا ایمان سورہ جادیں گے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں۔ سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔]

یعنی چل گئی وہ باد (ہوا) اور مر گئے تمام بندے جنہیں ایمان تھا۔ اور وہ رہ گئے نرے کافر۔

○ — ان کے نزدیک گنگوہی صاحب قبلہ حاجات ہیں۔ روحانی بھی جسمانی بھی

[خواجہ دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا رب]

[گنگوہی قبلہ حاجات روحانی و جسمانی] مرثیہ ص ۵

نوٹ :- رسول کریم، مولیٰ علی، امام حسین، غوث اعظم، خواجہ غریب نواز کو حاجت روا کہنا ان کے نزدیک شرک ہے۔ چونکہ غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہے۔

○ — علمائے دیوبند کے نزدیک عارفان باللہ خانہ کعبہ پہونچکر گنگوہی کی تلاش کرتے ہیں۔ مرثیہ ص ۱

[پھرے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہی کا رستہ]
[جو رکھتے اپنے سینوں میں بھی ذوق و شوق عرفانی]

○ — ان کے نزدیک مولانا رشید احمد گنگوہی کا حکم قضائے مہرم ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ مرثیہ ص ۲

[نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا]
[اسکا جو حکم تھا، تھا سیف قضائے مہرم]

○ — ان کے نزدیک گنگوہی صاحب صدیق اکبر و فاروق اعظم دونوں ہی تھے۔

[وہ تھے صدیق و فاروق پھر کہنے عجب کیا ہے]
[شہادت نے تہجد میں قرآن مبوسی کی گر ٹھانی]

مرثیہ ص ۱۲

○ — ان کے نزدیک گنگوہی صاحب صدیق بھی، شہید بھی، اور قبلہ دین بھی ہیں اور کعبہ ایماں بھی، اور حیات ابدی سے سرفراز بھی ہیں۔ مرثیہ ص ۱۱

[شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ]
[حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اس کی نادانی]

○ — تمام علماء و اکابرین تبلیغی جماعت کا عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے اس کے لئے جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ یک روزی ص ۱۲۵

درست نہیں۔ حوالہ ۱۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۴

محرم الحرام میں ذکر شہادت حسین علیہا السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیح ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا، نادرست اور شبہ و انقض کی وجہ سے حرام ہے۔

۵۔ ان کے نزدیک مجلس میلاد شریف اگرچہ بغیر قیام کے ہو اور بروایت صحیح ہو تو بھی

ناجائز ہے۔ حوالہ ۱۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۱

سوال ۱۔ انعقاد مجلس میلاد شریف بدون قیام بروایت صحیح درست ہے۔

الجواب ۱۔ انعقاد مجلس مولود ہر حال میں ناجائز ہے۔

۵۔ ان کے نزدیک بستیوں میں پھرنے والا اور نجاست کھانے والا کو اکھانا

درست و ثواب ہے حوالہ ۱۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۹۳

۵۔ ان کے نزدیک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کا علم زیادہ

ہے۔ اور شیطان کے علم کی زیادتی قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور حضور کی دستِ

علم کے لئے ان کے نزدیک کوئی نقص قطعی نہیں۔

حوالہ ۱۔ براہین قاطعہ ص ۱۷۷ مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی

الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص و ظہور بلا دلیل بعض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نفس سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

۵۔ یہ لوگ خداوندِ قدوس کے علاوہ اپنے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کو مربیِ خلافت

کہتے ہیں۔ کیا یہ خدائے پاک کی توہین نہیں ہے۔

دیکھئے کتابِ مرثیہ رشید احمد گنگوہی مصنفہ مولانا محمود الحسن دیوبندی ص ۹۱

[کو مانے اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔ اور وہ کو ماننا جھوٹ ہے]

تقویۃ الایمان ص ۱۲

○ — انکے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے۔ معاذ اللہ
[یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں]

تقویۃ الایمان ص ۵

مولانا اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کے چند نمونے

پچھلے اوراق میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس دہلوی کا بیان ہے کہ جماعت کے قیام کا مقصد مولانا اشرف علی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔ یہ وہی مولانا تھانوی ہیں جن کو برٹش گورنمنٹ چھ سو روپے ماہانہ دیتی تھی ان کے بھائی جناب منظر علی صاحب سی۔ آئی۔ ڈی کے بڑے عہدے پر فائز تھے۔ جیسا مولوی حسین احمد مدنی نے مکتوبات شیخ جلد دوم پر اس کا ذکر کیا ہے۔ یہی تھانوی صاحب ہیں جنکو علماء دیوبند حکیم الامت، حجتہ اللہ فی الارضین، اور جامع المجددین جیسے خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ جس کا علم تھانوی صاحب کو بھی گمان و ظن کے مرتبے میں نہیں بلکہ علم ضروری کے مرتبہ میں حاصل تھا کہ (یقیناً میں اللہ کی حجت و دلیل) ہو کر آیا ہوں غرضیکہ اہل دیوبند کے مادر زاد ولی، بزرگ، جامع المجددین۔ حجتہ اللہ فی الارضین سے تدریجاً نبوت و رسالت تک پہنچے۔ اور اپنے مرید سے اپنا کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذ اللہ) پڑھواتے ہیں۔ نبوت کے لئے انھیں کی معتبر کتابوں میں پڑھائیے۔

○ — اشرف السوانح ص ۲۴ کی ایک روایت پڑھئے جو تھانوی صاحب کی عہد طفولیت کے آثارِ نیک سے ہے۔

[حضرت کی تالی صاحبہ نے جن کے پاس بچپن میں رہے ہیں آ

صاحب کے تجدیدی کارنامے کے زیر عنوان فرماتے ہیں۔

یہی اصلاحی و تجدیدی جامعیت ہے جو ذالک الکتاب والے
دین کے جامع المجددین کی سیکڑوں کتابوں کے ہزاروں صفحے
اصلاحی و تجدیدی صورت میں پھیلی ہوئی ہے۔

معلوم ہوا کہ مولانا کھانوی علیاردیو بند و تبلیغی جماعت کی نظر میں مادر زاد
ولی، اور حجۃ اللہ فی الارض، اور جامع المجددین ہیں۔ اور موصوف کو برکش گورنمنٹ
سے چھ سو روپے ماہانہ ملتے تھے۔

ملاحظہ فرمائیے مکالمہ الصدرین ص ۹

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں۔

دیکھئے مولانا شرف علی کھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ کے
مسلم بزرگ اور پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے
سنا گیا ہے کہ انکو چھ سو روپے ماہوار حکومت کی جانب سے
دیئے جاتے تھے۔

اس مختصر تعارف کے بعد مولانا کھانوی کی رسول دشمنی اور ان کی تعلیمات کے
چند نمونے اس مختصر سی کتاب میں ملاحظہ فرمائیے۔ اور پچھلے اوراق میں آپ مولانا کھانوی
کا اقرار و اعتراف و ہابیت بھی پڑھ چکے ہیں۔ اتحاد اور یکتائیت کا نعرہ لگانے والوں
نے کتنی خوبصورتی کے ساتھ مسلمانوں کے مسلمہ اعتقادات پر حملہ کر کے جہاں مسلمانوں
کے اتحاق و اتحاد کو پامال کیا ہے۔ وہیں اپنی نمک خواری کا بھی ثبوت دیا ہے۔

○ کھانوی صاحب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو بچوں، پاگلوں
و جملہ حیوانات و بہائم سے تشبیہ دیکر سرکار کی شان میں کھلی ہوئی توہین کی ہے اور سارے
مسلمانوں کا دل دکھایا ہے۔ اور علماء عرب و عجم سے توہین پر کفر کا فتویٰ پایا ہے۔

دیکھئے کتاب حفظ الایمان ص ۵

[کی ضرورت ہے اور روایات بھکو مستحضر نہیں ہیں۔]

یہ ہیں تھانوی صاحب جو حکیم الامت ہیں۔ جامع المجددین ہیں۔ اور حجۃ اللہ فی الارض ہیں۔ آنجناب کو شرک و بدعت کے اقسام زیادہ تھیں۔ شادی میں سہرا باندھنا شرک۔ علی بخش، حسین بخش، پیر بخش، نام رکھنا شرک۔ لیکن اگر ذہن خالی تھا تو فضائل رسول سے چونکہ اس عنوان پر روایتوں کی ضرورت تھی وہ آنجناب کو مستحضر نہ تھیں۔ حالانکہ یہ ایک عاشق رسول کیلئے ایسا محبت بھرا عنوان ہے۔ جبہ گھنٹوں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کا سما باندھ سکتا ہے مگر یہ بیان معلومات کے ساتھ عقیدت و محبت کا سرمایہ بھی چاہتا ہے۔

وہ بد نصیب کیا بولے گا۔ جو حفظ الایمان جیسی گندہ و کفری کتاب چھوڑ کر دنیا سے گیا ہو۔ جو قیامت تک مسلمانوں میں انتشار و افتراق کا باعث بنی رہے گی۔

محبت کو سمجھنا ہو تو نا صبح خود محبت کر
کنائے سے کبھی اندازہ طوفاں نہیں ہوتا

اور اس پر بھی تو غور کیجئے۔

[حضرات اکابر نے فرمایا کہ اپنی جماعت کی مصلحت کے لئے
حضرت سرورِ عالم کے فضائل بیان کئے جائیں۔]

کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ دارالعلوم دیوبند کی چہار دیواری میں عقیدت و محبت کی بنیاد پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان نہیں ہوتے۔ بلکہ مصلحت کی بنیاد پر۔ چونکہ مصلحت آن پڑی ہے۔ لہذا خلاف عادت و معمول کچھ فضائل رسول بیان کر دیئے جائیں۔

[تاکہ اپنے مجمع پر جو وہابیت کا شبہ ہے وہ دور ہو جائے]

جو جان ایمان ہو، جو جوہر ایمان ہو، جو مرکز ایمان ہو، جس کی محبت ہی کا نام ایمان ہو۔ اسی کے فضائل و مناقب و کمالات بیان کرنا عقیدت و محبت سے

جواب :- اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم جس کی طرف رجوع کرتے ہو [وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت (پابند سنت) ہے۔]

مان لیا کہ مرید بے اختیار تھا، زبان قابو میں نہیں تھی، حالانکہ وہ بیدار تھا لیکن کھانوی کا قلم تو بیدار تھا، وہ تو اختیار میں تھا، انھوں نے ہوش میں رہتے ہوئے ایک صریح کلمہ کفر کی تائید کیوں کی۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ دونوں میں کوئی بے اختیار نہیں تھا۔

غور فرمائیے! لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ، واللہم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی، یہ دونوں عبارتیں اور مولانا کھانوی کی رضا مندی کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ تسلی ہے۔ چونکہ متبع سنت ہوں لہذا خوب پڑھو۔

اس بات کو سب مسلمان جانتے ہیں کہ جس طرح کسی نبی کی نبوت کا انکار کفر ہے۔ ایسے ہی غیر نبی کی نبوت کا اقرار بھی کفر ہے۔ اور کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے۔ یہ شریعت کی کھلی ہوئی روشن دلیل ہے۔ کوئی بھی مفتی ہو اس قانون کے تحت کہ «الرضا بالکفر کفر» کفر سے راضی ہونا کفر ہے۔ کافی دے سکتا ہے۔ جو موصوف کیلئے بھی قابل قبول ہوگا حیات ہے! اتنی کھلی ہوئی نگاہی کے بعد بھی تبلیغی جماعت کو اصرار ہے کہ وہ کھانوی صاحب کے تعلیمات کو عام کرے گی۔

اب آپ ہی بتائیے کہ اس طرح کے کفر نواز تعلیمات کو مسلمانوں میں پھیلا یا لیا تو کیا حال ہوگا ان کے دین و ایمان کا۔

○ آپ نے پچھلے اوراق میں پڑھا ہوگا کہ علمائے دیوبند کا متفقہ عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کرنا گدھے اور بیل کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا برا ہے۔ حضور کا تصور کرتے ہی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور نمازی فعل شرک کا مرتکب قرار پائے گا۔

لیکن خود کھانوی صاحب کا فتویٰ اپنے تصور کے بارے میں کیسا ملاحظہ فرمائیے۔

— عورتوں کو مزید تاکید فرماتے ہیں

کہیں بیاہ شادی عقیقہ وغیرہ میں مت جاؤ
اور نہ اپنے یہاں بلاؤ۔ قصد السبیل ص ۲۴

قسم ہے آپ کو غیرت حق کی یہاں چند لمحوں کیلئے رک جائیے اور سوچئے کہ تھانوی صاحب کی ان جملہ ہدایات و تعلیمات پر عمل کرنے کے بعد کیا حال ہوگا۔ مسلم سماج و معاشرے کا۔ اور زندگی کے وہ پروگرام جس میں اجتماعیت کو دخل ہے۔ وہ کیوں کرو جود میں آئیں گے۔ جب کہ خوشی دغنی کے موقع پر جب کوئی کسی سے تعلق نہ رکھے گا۔ اور نہ ہی شریک ہوگا۔

اب ان حالات میں آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ تبلیغی جماعت مسلمانوں میں اس طرح کی گمراہ کن تعلیمات کو پھیلا کر سواتے اس کے اور کیا نتائج پیدا کرنا چاہتی ہے کہ گھر، گھر مسلمانوں میں عقیدہ و خیال کے اختلافات کی جنگ چھڑ جائے۔

تقویٰ سے انکار

آخر میں تھانوی صاحب کی پیٹ پرستی

حلال و حرام میں لا پرواہی ملاحظہ فرمائیے۔ کالات اشرفیہ ص ۱۴

فرمایا کہ دعوت اور ہدیہ میں حلال و حرام کو زیادہ نہیں دیکھتا
کیونکہ میں متقی (پرہیزگار) نہیں ہوں

ایسی بد عقیدگی گمراہ کن، رسول دشمن عبارتوں، اور حوالوں کے بعد ایمان کا تقاضہ ہے کہ سخت نفرت و ملامت کا اظہار کیا جائے اور ایسے لوگوں کی صحبت و کتابوں سے سخت پرہیز کیا جائے۔ اگرچہ وہ دینداری ہی کی باتیں کریں۔ یہی ایمان کا تقاضہ ہے

تبلیغی جماعت کے اکابرین کی انگریز دوستی

انگریز سات سمندر
پار سے آیا ہوا ایک

بلکہ سوچئے اور انصاف و دیانت داری سے کام لیجئے کہ ہندی مسلمانوں پر کس قدر ابتلا و آزار مائش کا دور تھا۔ مسلمان اپنے ہی ہاتھوں اپنا گھر بھونک رہا تھا۔

{ اے چشمِ شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی }
{ یہ گھر جو جبل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو }

انھیں علماء کے سرخیل مولوی اسماعیل دہلوی جس وقت انگریز کے اشارے پر میدان جنگ میں جا رہے تھے تو لکھنؤ اسٹیشن پر سے گزرتے وقت صوفی عبدالرحمن صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے خدائے سیدہ بزرگ دہلی کامل تھے۔ ان سے مولوی اسماعیل دہلوی نے کہا کہ جنگ سے واپس آکر میں تمہاری خبر لوں گا۔

صوفی عبدالرحمان نے کہا کہ یہ اس وقت ممکن ہے جبکہ جنگ سے تمہاری واپسی بھی ہو سکے۔ (تنویر الجنان)

ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ اس جنگ زرگری میں کون سا جذبہ کار فرما تھا۔ ایک عام آدمی بھی نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ مولوی اسماعیل دہلوی اس جنگ کے بہانے انگریز بہادر کی خوشنودی حاصل کر کے علماء حق سے انتقام لینا چاہتے تھے۔

تبلیغی جماعت کے بزرگوں کی تحریری سند اور حوالہ بھی پیش کر دیا جائے تاکہ بات سچی و مستند ہو جائے۔

۱۔ حوالہ تذکرۃ الرشید ص ۳۷

تبلیغی جماعت کے مسلمان بزرگ اور مجدد و قطب الارشاد مولانا رشید احمد

گنگوہی کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔

بعض کے سر پر موت کھیل رہی تھی انھوں نے کہنی رانگریز گورنمنٹ کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا۔ اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔

غور فرمائیے اب بھی انگریز دوستی سے انکار کیا جاسکتا ہے۔

تذکرۃ الرشید کی دوسری عبارت اول صنف پر ملاحظہ فرمائیے۔ جو سراسر انگریز دوستی میں ڈوبی ہوئی ہے۔

جب میں حقیقت میں سرکار (برٹش) کا فرمانبردار ہوں ان جھوٹوں سے میرا بال بھی بیکانہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے۔ اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔

انگریز بہادر کی فرمانبرداری ہو تو ایسی ہو۔ کہاں تو ایک طرف یہ نظریہ کہ محمد علی کسی چیز کے مالک و مختار نہیں۔ اور انگریز کے قدم پر سر بسجود ہوئے۔ اس طرح کہ سرکار ہی مالک و مختار ہیں۔ جو چاہیں سو کریں۔

ناظرین! آپ نے گزشتہ اوراق میں پڑھا ہوگا کہ یہی تبلیغی جماعت کے مجدد وقت و قطب الارشاد ہیں۔ جنہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ۔

تذکرۃ الرشید جلد دوم ص ۱۱

سن لو کہ حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔

غور فرمائیے! سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے تو کیا مان لیا جائے کہ برٹش گورنمنٹ کی فرمانبرداری حق ہے۔ اور کیا مان لیا جائے کہ ہدایت و نجات اسی کی فرمانبرداری و اتباع پر موقوف ہے؟ کیونکہ آئینہ ہدایت ہی کی اتباع پر ہدایت و نجات موقوف ہے۔

دیکھئے کس طرح لوگوں کو انگریز کی فرمانبرداری کا درس دیا جا رہا ہے۔ پھر یہ بھی تو دیکھئے کہ صرف نبی ہی اپنی اتباع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ کوئی غیر نبی نہیں کر سکتا۔ یہ ہے رسول دشمنی اور انگریز دوستی کا جیتا جاگتا مظاہرہ۔ درس تو حید بھول گئے۔ خدا کی ذات سے اعتماد و توکل جاتا رہا۔ عشق و ایمان

واشاعت سے کیا تعلق ہے ؟

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

گذشتہ صفحات میں مولانا الیاس کا بیان بالکل مبنی برحق ہے۔ کہ ایک
نئی قوم پیدا کرنی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ملاحظہ ہوا۔ میاں ظہیر الحسن میری مدعا کوئی پاتا نہیں
لوگ سمجھتے ہیں یہ تحریک صلاۃ ہے۔ میں بقسم کہتا ہوں ہرگز یہ
تحریک صلاۃ نہیں۔ بڑی حشر سے فرمایا کہ ایک نئی قوم پیدا
کرنی ہے۔

اس تعاون و مدد کا اور کیا مفاد ہو سکتا ہے۔ کہ مجھ سے روپیہ لو۔ اور مسلمانوں
کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لو۔ اور جب ان پر قابو پا جاؤ تو اپنے تعدس و اتباع شریعت
کا سہارا لیکر مسلمانوں میں نئے نئے عقیدے پھیلاؤ۔

اولیاء اللہ کی قبروں پر جانے والوں کو بدعتی کہنا۔ یا رسول اللہ کہنے والوں
کو مشرک کہنا۔ میلاد شریف کو کنہیا کے جنم سے تشبیہ دینا۔ نبی کے علم کو شیطان
کے علم سے کم کہنا۔ نبی کی ہمسری کا دعویٰ کرنا۔ نبی کے علم کو ہر جی، بجنوں، پاگل
و گائے، بیل، گدھے و جملہ بہائم و حیوانات کے برابر بتانا۔

عرس و فاتحہ کرنے والوں کو منہ چڑانا۔ تو خود ہی مسلمانوں میں پھوٹ پڑ
جائیگی، اس طرح سے ہم، تم، دونوں کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ تم ایک ٹولی کے قائد
ہو جاؤ گے۔ اور مسلمانوں کا افراق و انتشار دیکھ کر ہم بھی چین و سکون کی بانسری
بجائیں گے۔ یہ ہے تبلیغی جماعت کا پس منظر اور اس کی دوڑ دھوپ کا نتیجہ۔

چلے کھوڑا تبلیغی جماعت کے مسئلہ مادر زاد دلی، حکیم الامت، جامع المجددین
دعوت اللہی الارض کے دربار میں۔ انگریز دوستی کا راز معلوم کریں۔

(مکالمۃ المصدرین ص ۱۱) پر ملاحظہ فرمائیے۔

مَشْرِقِی یُوپی کی مایہ ناز

دینی درس گاہ

جامعہ رضویہ شمس العلوم ارضانگر پیر الٹک ضلع
پٹروڑہ (یوپی)

جس کا بنیادی مقصد نور و شعور، دین و دانش اور علم
و آگہی کی ضیاء پاشیوں کے مختلف شعبہ حیات کے ذریعہ ایسے با
کمال افراد پیدا کرنا ہے۔ جو دینی سعادتوں کے علاوہ دنیا
کی برکتوں سے بھی آبرو مندانه طریقہ پر فیضیاب ہو سکیں۔
ان تمام تر منفعتوں کو مرکز توجہ بنانے میں ہماری مدد فرمائیں
ع و البستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

آپ کا یوٹب شریف القادر فی غفرلہ

سے داخل ہوئی۔ اور آج تک مسلمانوں کے بدن میں ناسور بن کر رہی ہے۔
اقبال شاعر مشرق نے کہا تھا۔

عجم ہنوز نہ داند رموز دین ورنہ
زد بو بند حسین احمد میں چہ پو العجبت
(ڈاکٹر اقبال)

ایک ذہنی انتشار اور اس کا علاج

تبلیغی جماعت کے عقائد و افکار پھیلے ادراک میں پڑھ کر آپ کو اس وقت حیرت ہوگی۔ جب حالات سے ان کی مطابقت کرنا چاہیں گے۔
اور آپ پوچھیں گے کہ تبلیغی اجتماعات میں اسلام کی صرف موٹی، موٹی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ اعتقادی مسائل پر تو کچھ کوئی بولتا ہی نہیں۔
لہذا بدعقیدہ بنانے اور مذہب کی تبدیلی کا الزام کیونکر درست ہوگا۔ تو
میں عرض کروں گا کہ ہر جماعت یا تحریک کے کچھ اپنے مقاصد ہوتے ہیں۔ اور کچھ ان
مقاصد کے حصول کی پالیسی ہوتی ہے۔ یہ پالیسی ہے مقصد نہیں۔ مقصد و پالیسی کے
درمیان فرق نہ کرنے سے صرف تبلیغی جماعت ہی سے نہیں بلکہ دنیا کی بہت ساری گمراہ
سے گمراہ دہلک جماعتوں سے دھوکا کھایا جاسکتا ہے۔
کیونکہ کسی جماعت یا تحریک کے لوگ یہ کہتے ہوئے نہیں آتے کہ ہم لوگوں کا مذہب
و اعتقاد بدلنے نکلے ہیں۔

بلکہ اپنی طرف بلانے کے الفاظ و لکش، ہمہ گیر، مشفقانہ و صاف ستھرے ہوتے
ہیں۔ اسٹیج پر تو عقل و ذہانت کی ساری صلاحیتیں اس بات پر خرچ ہوتی ہیں کہ زیادہ
سے زیادہ اجنبی لوگوں کو اپنے قریب لایا جائے۔ اور فکر کا شکار تو اسٹیج پر نہیں بلکہ اپنے
بنائے ہوئے ذہنی ماحول میں ہوا کرتا ہے۔

[دہلی نظام الدین بستی تک چلے گا وہ مکمل جنتی ہو جائے گا۔]

نازک گھڑی

سفر کی حالت میں آدمی اپنی دنیا سے بالکل الگ تھلگ ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور انھیں لوگوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ جو شریک سفر ہوتے ہیں۔ اور چونکہ تبلیغی جماعت کی یہ چلت پھرت مذہبی پاکیزگی کے جذبے سے وابستہ ہے اس لئے پہلے ہی قدم پر ایک قابل اعتماد مرشد کی طرح امیر جماعت کی سربراہی اور اہل کے ساتھ ایک نیاز مندانہ تصور ذہن سے منسلک کر دیا جاتا ہے۔ اور امیر جماعت کے ہاتھ میں ساتھیوں کے تمام مصروفیات اور اس کے نظام الاوقات کا سارا اختیار منتقل کر دیا جاتا ہے تاکہ ساتھیوں میں سے کوئی بھی ماحول کی گرفت سے آزاد نہ ہونے پائے۔ فرمانبردار نیاز مندوں کی ٹولی کسی آبادی میں اپنی پسند کی مسجد میں قیام کرتی ہے۔ اور امیر جماعت کی سرپرستی میں آبادیوں کا گشت لگا کر واپس لوٹنے کے بعد ساتھیوں کی ایک مخصوص مجلس تعلیم منعقد ہوتی ہے۔ جس میں باہر کا کوئی آدمی شریک نہیں ہوتا۔

یہی وہ نازک گھڑی ہوتی ہے جسکی زد سے بچنا ہر شخص کا کام نہیں، اور شکاری کے شکار کرنے کا معاملہ اور ذہن و فکر پر چھاپہ مارنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

دماغی تطہیر ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ یعنی کسی بھی نئے آدمی کو ذہنی طور پر اتنا بدل دیا جائے کہ وہ ہر طرف سے کٹ کر صرف جماعت کا ہو کر رہ جائے۔ ماضی کی یادوں کو بھلا کر جماعت کے ماحول میں ڈھل جانے کیلئے تیار ہو جائے۔ یہیں سے تبلیغی جماعت کے پرانے کارکن کمال احتیاط کے ساتھ ذہنی و دماغی تطہیر کا عمل شروع کرتے ہیں۔

دماغی تطہیر کا عمل

یہ عمل درجہ بہ درجہ آگے بڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک سفر ختم ہونے کے بعد نئے آدمیوں کو کسی لمبے سفر کیلئے آمادہ کیا جاتا ہے۔ متعدد بار تبلیغی

نہیں کہ تم اپنا مذہب تبدیل کر دو۔ اور اپنے پرانے سیکڑوں سالہ عقیدے سے دست بردار ہو جاؤ۔ رسول اکرم علیہ السلام کی تعظیم و توقیر سے ذہن خالی کر لو۔ میلاد و قیام کو حرام سمجھو، خانقاہی روایات کو شرک قرار دو، اور درگاہوں سے بت خانے کی طرح نفرت کرو۔ ماحول کے اثرات اور نئے تعلقات کے تقاضوں کے دباؤ سے خود بخود ایک ایک کر کے ان سارے عقائد و نظریات سے یکسر دست بردار ہو جانا ہے۔ جنہیں تبلیغی جماعت والے شریکہ رسموں سے تعبیر کرتے ہیں۔

ذہنی ارتداد کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ سیکڑوں سال کے جانے پہچانے مذہب و اعتقاد کو باطل سمجھ کر ٹھکراتے ہوئے اسے ذرا بھی قلق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اپنے دین و ایمان کا خون کرنے کے بعد اس خوش فہمی میں مبتلا رہتا ہے کہ بے دینی کی زندگی سے نکل کر اب وہ صحیح دین کی راہ پر لگا ہے۔

اور اسی طرح تبلیغی جماعت کے ہاتھوں مسلمانوں کے دین و ایمان کا خاتمہ قتل جاری ہے، جس میں اہو کی ایک بوند بھی نہیں سہکتی اور تلوار کی دھار پر خون کا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ لیکن اب تک وہ لاکھوں مسلمانوں کے دین و ایمان کا خون کر چکی ہے۔

سمانے ہیں۔ اس لئے آپ کا عطا فرمودہ نظام حیات سب پر حاوی ہے۔ نہ ماضی میں
نبی کے قانون کو چیلنج کیا جاسکتا تھا اور نہ عصر جدید میں چیلنج کی طاقت ہے کہ نبی آخر الزما
علیہ السلام کے قانون سے بہتر کوئی قانون پیش کر سکے۔ اور نہ ہی عصور مستقبلہ میں یہ ممکن
ہے۔

لہذا جہاں رہتی دنیا تک کے لئے قانون حیات دیا جا رہا تھا وہیں آنے والے
حالات و حوادث سے بھی اپنی امتیوں کو آگاہ فرمایا جا رہا تھا۔ تاکہ مسلمانوں کے
آنے والی نسلیں اچانک کسی حادثہ سے دھوکا نہ کھا جائیں۔
نچانچہ آگاہ فرمایا گیا۔

میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائیگی	ستفترق امتی ثلث سبعون
ایکے سوا سب جہنمی ہوں گے۔	فرقة کلہا فی النار الا واحدة

اور اس اجمال کی قدرے تفصیل بھی موقع بہ موقع فرمایا جاتا رہا۔

آخر زمانے میں جھوٹے دجال آئیں گے	يَا تُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ
تم پر ایسی باتیں پیش کریں گے کہ تم تو تم	كَذَّابُونَ يَا تُونَ كُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ
ہو تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنی ہوگی	بِمَالَمُ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلِبَائِكُمْ فَيَا كُمْ
ان سے بچو، انکو دور رکھو۔ تمہیں گمراہ نہ کر دیں	وَلْيَا هُمْ لَا يَضِلُّوكُمْ وَلَا يَفْتِنُوكُمْ
تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔	(آخر جہد مسلم)

اس فرمان میں آخر زمانے میں جھوٹے دجالوں کے آنے کی خبر دی گئی۔ اور ان
سے دور رہنا اور انکو دور رکھنے کا حکم دیا گیا۔ کہ کہیں تمہیں بہکا نہ دیں، گمراہ نہ کر دیں
فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ اور جس فرقہ سے اسلام و مسلمانوں کو زیادہ نقصان پہنچنے والا
تھا، اس کی تفصیلی حالات و خصوصیات ہمارے سچے نبی کے سچے دربار سے اس طرح
نشر کیا گیا۔

جیسا کہ آپ نے پچھلے اوراق میں پڑھا ہوگا کہ باوجود اضرار کے سرکارِ دو عالم

نجد صدیوں حجاب گمنامی میں رہا۔ اگر نجد میں سیلی بھنوں نہ پیدا ہوتے تو شاید کوئی جانتا بھی نہیں کہ نجد جزیرۃ العرب کا کوئی حصہ ہے۔ پھر تیرھویں صدی کے آغاز میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق ابن عبد الوہاب نجدی (قرن الشیطان) کا وہاں سے ظہور ہوا تو دنیا کے گوشہ گوشہ نے حرمین شریفین میں اسکی نادر شاہی و قتل عام اور اس کے گروہ کی خونریزی اور سفاکی کیوجہ سے نجد کو جانا۔

○ ——— حبیب پروردگار کے عالی دربار سے بار بار نجد سے اٹھنے والے انتہائی غلیظ پُر فریب، شیطنیت سے بھرپور فتنے کی خبر دی جاتی رہی۔ چنانچہ بارہا حبیب پروردگار اپنے فیصلح ترین خطبوں میں اپنی امت کو خبردار فرماتے ہوئے، شیطانی گروہ کے نکلنے کی جگہ اور سمت کی وضاحت فرماتے رہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا — (بخاری شریف)

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سرکار
عنہما انه سمع رسول اللہ صلی	دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنا
اللہ علیہ وسلم وهو مستقبل	جب کہ سرکار کا رخ انور پورب کو تھا فرما رہے
المشرق يقول الا ان الفتنه	تھے کہ بیدار ہو جاؤ فتنہ (نجد کی طرف) اس جگہ
ههنا حيث يطعم قرن الشيطان	ہے یہاں سے شیطان کی سنگ رپاری
	ظاہر ہوگی۔ (بخاری)

○ ——— حضرت ابوسعید خدری نے کسی موقع پر اسی فرمان کے ساتھ اتنا اور سنایا

يَقْرَؤَن الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزْنَ رَاقِعَهُمْ	قرآن پاک پڑھیں گے مگر ان کے گلوں سے نہ
يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّمُّ	اُترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے
مِنَ الرَّمِيَةِ لَا يَعُودُ وَفِيهِ حَتَّى	جیسے ترشکار سے نکل جاتا ہے۔ پھر ان کا مسلہ
يَعُودُ السَّمُّ إِلَى فَوْقِهِ قِيلَ مَا سِيَمَاهُم	ہونا ایسا ہی ناممکن ہے جیسے تیر کی واپسی

فرمایا شیر خدا نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عنقریب آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی۔ جو کس دن نا تجربہ کار (بیوقوف) ہوگی۔

یقول من قول خیر البریہ لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السهم

حدیث بیان کریں گے مگر ایمان ان کے نر خروں سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ (بخاری شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ سرکارِ دو جہاں نے ارشاد فرمایا۔

سیکون فی امتی قوم یدعون الی کتاب اللہ ولیس منافی شئ

عنقریب میری امت میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو کتاب اللہ کی طرف بلا لگی اور ہم سے اسکا کوئی واسطہ نہ ہوگا

در بارہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نشر کردہ پیشن گوئیوں میں جس پر فریب فتنہ پرور اور اسلام و مسلمانوں کے لئے انتہائی نقصان دہ جماعت کی علامتیں و نشانیاں ہم تک پہنچی ہیں۔ ان کو ذہن نشین کر کے اگر آپ اس کی مطابقت کرنا چاہیں گے تو سٹوفیصد درست پائیں گے۔ مثلاً۔

(۱) فجاء رجل کث اللحية الخ (مشکوٰۃ شریف)

گھنی داڑھی، اونچے، اونچے رخسار، گہری آنکھیں، ابھری ہوئی پیشانی منڈا سر، اور اونچا تہبند۔ یہ ابوالوہاب بیہ کا نقش تھا۔

ع { سیر و اتند خو، و سر منڈا، اور سر بسر فتنہ }
(یہ گستاخ نبی کا مختصر سا ایک خاکہ ہے)

(۲) قال سیماهم التحلیق

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہوگی۔ (جیسا کہ آپ نے پڑھا ہوگا)

یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرہم و تراقبہم

وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ حلقوم و گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

نماز و روزہ کے خوب پابند ہوں گے، تقویٰ و پرہیزگاری کا خوب ڈھنڈورا پیٹیں گے اور وہ ایسی باتیں کریں گے کہ تم تو تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنی ہوگی۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

لیکن دیکھنا | ان کا قرآن پڑھنا حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکلے جائیں گے جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے۔ ایمان ان کے زخروں سے نیچے نہ جائے گا۔ ہم سے ان کا کوئی واسطہ نہ ہوگا۔ وہ کبھی اسلام میں واپس آنے والے نہ ہوں گے۔ جیسے تیر واپس نہیں آتا۔

خبردار، ہوشیار! | تم ان کو دور رکھنا اور ان سے دور رہنا لایضاح فتنہ میں نہ ڈالیں۔

تبلیغی جماعت کے لوگوں کا کہنا کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے۔ نماز، روزہ و اخلاق کی اصلاح کیلئے اٹھے ہیں۔ عقیدہ سے ہم کو کوئی مطلب نہیں۔ آپ نے پڑھا ہوگا ورنہ پھر پچھلے اوراق کو پڑھئے۔ ایک نئی قوم پیدا کرنی تھی۔ دینی دعوت تھی یہ کتنا بڑا فریب ہے۔ آنکھوں میں دھول تھونک کے کسی کو لوٹ لینا یقیناً فعل گناہ ہے لیکن اس سے بھی بڑا گناہ یہ ہے کہ عمل کی دوکان کھول کر ایک مسلمان کا ایمان لوٹ لیا جائے۔

کان کھول کر سن لیجئے | تبلیغی جماعت دین کے خادموں کا کوئی گروہ نہیں بلکہ ایمان کے رہزنوں کا سفید پوش ایک دستہ

ہے۔ ان کے مصنوعی تقدس اور بناوٹی انکسار اور میٹھی، میٹھی بولیوں کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔ یہ بے غرض ناصح کی طرح صاف صاف اپنے دل کی بات نہیں کہتے۔ بلکہ مسکراتے ہوئے ٹھگوں کی طرح ہر وقت شکار کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔

فرقہ دہابیہ کے بانی محمد ابن عبد الوہاب نجدی کی چند باتیں

○ پہچھٹا رکن ! فرقہ دہابیہ کے بانی محمد ابن عبد الوہاب نجدی کے بھائی سلیمان ابن عبد الوہاب اہل علم سے تھے۔ ان کا برابر اس سے مباحثہ

رہتا۔ اس کے فعل و فطرت پر معترض رہتے۔ یہاں تک کہ ہجرت کر کے مدینہ شریف چلے گئے، اور اسکے رد میں کتاب لکھی لیکن وہ اپنی ضد پر ڈٹا رہا۔ ایک دن انھوں نے محمد ابن عبد الوہاب نجدی سے پوچھا کہ اسلام کے ارکان کتنے ہیں؟ ابن عبد الوہاب نے کہا کہ پانچ ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ایک چھٹا بھی بنالیا ہے۔ کہ جو تم کو نہ مانے وہ کافر ہے۔
(الدلائل ص ۱۱۳)

○ دوزخ سے آزادی ایک شخص نے پوچھا رمضان میں اللہ تعالیٰ کتنوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے؟ تو

ابن عبد الوہاب نے جواب دیا کہ ہر رات ایک لاکھ اور آخری رات میں تیس لاکھ۔ تو اس شخص نے کہا کہ تمہارے پیروکار اس کے دسواں حصے کے دسواں نہیں ہوں گے اور بقیہ کو تم کافر کہتے ہو تو وہ کیسے آزاد ہوں گے۔ فیہت الذی کفر ط تو وہ مبہوت ہو گیا۔ کچھ جواب نہ بن پڑا۔

(الدرر السنیہ ص ۱۱۳)

○ نیادین کہ انا اتيکم بدین جدید میں تمہارے پاس نیا دین لایا ہوں۔ (الدرر السنیہ ص ۱۱۹ ص ۱۲۰)

○ چھ سو سال سے سب مشرک ہیں کسی نے ابن عبد الوہاب سے پوچھا، تمہارا دین سلف سے

ملا ہوا ہے یا ان سے الگ؟ تو اس نے کہا حتی مشائخی و مشائخہم الی

ستمائة سنة كلهم مشركون -

میرے پیر اور ان کے پیروں کے پرچہ سو برس سے سب مشرک ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

نوٹ ۱۔ اس نے سب کو مشرک بنایا۔ لیکن تبلیغی جماعت، دیوبندی ندوی مودودی سب کے نزدیک وہ شیخ الاسلام ہے۔ حیرت ہے۔ (العیاذ باللہ)
 ۵۔ وحی والہام کا آنا | اس نے پھر پوچھا کہ تمہارا دین کٹا ہوا ہے تو تم کو کس سے ملا؟ تو ابن عبد الوہاب نے کہا کہ وحی والہام سے۔ (الدر السنیہ ص ۱۱۱)

۵۔ حج پر جانے والے مسلمانوں کو مشرک کہا | حج و زیارت کیلئے جانے والے
 ایک قافلہ کو گزرتے دیکھا تو کہنے لگا۔ مشرکوں کیلئے راستہ تھوڑا دیر مدینہ جا رہے ہیں
 (الدر السنیہ ص ۱۱۵)

۵۔ مدینہ سے آنے والوں پر ظلم | اس زمانے میں کچھ لوگ احسا سے زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مدینہ گئے۔ واپسی پر اسکو خبر ہوئی تو ان پر مظالم ڈھائے۔ ان کی دارھیاں منڈوا دی گئیں۔ اور انکو الٹا سوار کر کے احسا پہنچایا گیا۔

درود و سلام کو منع کرتا، درود و سلام سے نفرت | درود و سلام کو منع کرتا، نماز کے بعد دعا کی کتابوں کو جلوا دیتا، نماز کے بعد دعا کو ناجائز کہتا، ایک نابینا متقی مؤذن خوش الحان کو منع کیا کہ اذان کے بعد منارہ پر صلوٰۃ یعنی درود و سلام نہ پڑھا کر دے۔ وہ نہ مانا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا۔ اس پر ابن عبد الوہاب نجدی نے قتل کا حکم دیا۔ اور شہید کرا دیا۔ اور پھر شیخ نجدی نے کہا کہ درات گذارنا فاحشہ کے گھر میں کم گناہ ہے۔ مینارہ

پہرہ درود و صلوٰۃ پڑھنے سے۔ (الدر السنیہ ص ۱۱۶)

○ فقہ کی کتابوں کو جلانا
محمد بن عبد الوہاب نجدی اپنے ماننے والوں کو فقہ کی کتابیں پڑھنے سے منع کرتا تھا۔

اس نے فقہ کی بہت سی کتابوں کو جلوا دیا۔ (الدر السنیہ ص ۱۱۵)

○ تفسیر بالرائے
شیخ نجدی اپنے لوگوں کو حدیث، اقوال صحابہ، و تابعین و تفسیروں سے منع کرتا اور وہابیوں کو کہتا کہ اپنی سمجھ سے قرآن کا معنی اُگر لے لیا کرو۔

(الدر السنیہ ص ۱۱۵)

○ اکابرین ائمہ پر کفر کی گواہی
جب کوئی شخص جبراً یا خوشی سے وہابیوں کے مذہب میں آنا چاہتا

تو اس سے کلمہ پڑھواتے پھر کہتے کہ خود اپنے آپ پر گواہی دے کہ اب تک تو کافر تھا۔ اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے اور اکابر ائمہ سلف سے ایک جماعت کا نام لیکر کہتے کہ ان پر گواہی دے کہ وہ سب کافر تھے۔ اور صاف کہتے کہ چھ سو برس سے ساری امت (اکابر، ائمہ، علماء) سب کے کفر کی گواہی دیدیتا تو قبول تھا اور نہ اسکو قتل کرادیتا۔

(الدر السنیہ ص ۱۲۴)

○ سرمنڈانا
جو اس کے دین و ہابیہ میں داخل ہوتا اس کا سر منڈوانا، اور کہتا کہ یہ زمانے کفر کے بال ہیں۔ اگر کوئی حج کر چکا ہوتا تو دوبارہ حج کر دانا اور کہتا جو حج کیا تھا وہ زمانہ کفر کا حج تھا۔ اگر کوئی عورت اس کے مذہب میں آتی تو اس کا بھی سر منڈوانا۔

ایک عورت نے یہاں تک کہہ دیا کہ لوگوں کی ڈاڑھیاں بھی منڈوایا کریں گے

وہ بھی تو زمانہ کفر کے بال ہیں۔ (الدر السنیہ ص ۱۲۴)

○ ————— ابن عبد الوہاب کے استاذوں نے اس کے گمراہ دہلحد ہونے کی خبر دی۔

(الدرا السنہ)

○ ————— شیخ بخدی بتوں و مشرکین کے بارے میں نازل شدہ آیات انبیاء و

اولیاء اور مسلمانوں پر چسپا کر کے کافر بنانا۔ ایضاً

○ ————— درود شریف کی کتابیں مثلاً دلائل الخیرات وغیرہ مشہور و متداول کتابوں کو جلا دیتا۔ ایضاً۔

○ ————— رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرتا اور توہین کرنے والے

کو پسند کرتا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ کو معاذ اللہ ڈاکیہ و ایچی کہتا۔ اپنے ہاتھ کی لاٹھی کو آپ سے افضل و نفع بخش قرار دیتا۔ ایضاً

غرضیکہ! وہابیہ دینی عقائد کو بگاڑتے اور افتراق و انتشار پیدا کرتے اور مسلمانوں سے لڑتے جھگڑتے قتل و غارت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور بت پرستوں سے دوستی اور مشرکوں سے تعلقات و مراسم انکا مشہور مشغلہ ہے۔

تبلیغی جماعت کے وہابی ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے ان کے قائدین نے بھی برملا وہابیت کا اقرار کر لیا ہے۔ ان کے فاسد عقائد و نظریات در رسول دشمنی کی تفصیل پچھلے اوراق میں آپ نے پڑھ لیا ہے۔ تو اب سنئے کہ تبلیغی جماعت بھی ٹھیک اسی راہ پر چل رہی ہے۔ جس راستے سے صحرائے نجد کے وہابی درندے گزرے تھے۔ اور کربلا معلیٰ، بلد حسینؑ، اور حجاز مقدس کی پاک دھرتی پر نہتے مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا اور صحابہ کرام و اہلبیت و اولیاء کرام کے مزارات مقدسہ اور مساجد کو شہید و مسمار کر کے اپنی لرزہ خیز شقاوتوں و عداوتوں کا مظاہرہ کیا تھا۔

آج تبلیغی جماعت کے کیمپ میں کلمہ و نماز کے نام پر سادہ لوح مسلمانوں کا جو ہجوم اکٹھا ہو رہا ہے۔ نجد کی تاریخ گواہ ہے کہ حالات سازگار ہو جانے کے بعد یہی ایک دن غارتگروں کے لشکر میں تبدیل ہو جائے گا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سیاہ

دن کا سامنا کرنے سے پہلے آج ہی ہم طوفانِ برباد باندھنے کی کوشش کریں۔ اور ایک سچے مسلمان مجاہد کی طرح دشمن کی تخریبی سرگرمیوں کا پوری ذہانت کے ساتھ جائزہ لیں۔ دشمن کو دشمن نہ سمجھنا ایک خوفناک غفلت ہے۔ جس کا انجام کبھی بھی بہتر نہیں ہوتا۔

۵۔ خبردار مسلمانوں! تبلیغی جماعت دین کے خادموں کا کوئی گروہ نہیں ہے۔ بلکہ ایمان کے

رہزنوں کا ایک سفید پوش دستہ ہے۔ جو عشق و ایمان کی تباہی و بربادی کیلئے اکٹھا ہے۔ ان کے بناوٹی انگار و مصنوعی تقدس کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔ ان کی ظاہری گفتگو اور شکل و صورت پر نہ جادو۔ بلکہ اس ابنِ الوقت، لقیہ باز، خطرناک و پراسرار جماعت کی حقیقت خود بھی پہچانو۔ اور ہر ایک مسلمانوں کا دامن تمام کراسکی اصلی صورت دکھاؤ۔

۵۔ تبلیغی جماعت کا آخری فریب تبلیغی جماعت کے لوگ جب ہر طرح تھک جائے

ہیں، کوئی تحید، کوئی فریب کارگر نہیں ہونا تو حرمین شریفین کی عظمت کا چرچا کر کے سادہ لوح مسلمانوں کی اپنی سچائیت و صداقت پر آخری دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہی مذہب حق و سچ ہوگا وہی عقیدہ و طریقہ حق و صحیح ہوگا۔ جو حرمین شریفین کے خادمین اورائمہ کا ہو، اور مسجد حرام و مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے امام و خادما نجدی و ہابی ہیں۔ اگر یہ لوگ غلط ہوتے اور ان کا عقیدہ باطل ہوتا تو کعبہ و مدینہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو نہیں رکھتا۔ اور اگر رب تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہوتے تو ان کو حرم میں نہ رہنے دیتا۔ بلکہ نکال دیتا۔ لہذا ہم ہی حق و سچ ہیں۔ کیونکہ ہم بھی وہی ہیں۔

تو سن لیا جائے۔ کہ یہ بھی ایک فریب اور انتہائی درجے کا دھوکا ہے۔

(پچھلے اوراق کو پھر سے پڑھئے)

مسلمانو! جب تم سے ایسی بات کہی جائے تو کان کھول کر سن لو! کہ
ایسی کوئی صراحت اسلام میں نہیں ہے کہ مکہ و مدینہ میں جو بھی حکمراں ہو اور جنکو
بھی امامت مل جائے اسی کا مذہب و عقیدہ و طریقہ حق و سچ ہے، یہ بالکل غلط ہے
جھوٹ ہے، فریب ہے۔

ہاں چلتے ہم مان لیتے ہیں کہ نجدی حکومت خدا کی مرضی سے قائم ہوئی ہے۔
نجدی اماموں کی امامت بھی خدا و رسول کی منظوری و مرضی سے قائم ہوئی ہے۔ اس
لئے کہ وہ مسجد الحرام و مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام ہیں۔

تو کیا تبلیغی جماعت کے لوگ خلاف عادت ہمارے چند سوالات کے جوابات
دینا گوارہ کریں گے

خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، اور ان کی پرستش
ہوتی تھی۔ اور سیکڑوں سال بتوں کی پوجا ہوتی رہی۔ کیا یہ بھی

خدا کی مرضی سے تھا؟ اور اگر نہیں تو خدائے تعالیٰ نے کیوں نہیں ان کو فوراً نیست و
ناہود کر دیا؟ یا پھر خدا مجبور تھا جو بتوں کو اپنے گھر سے باہر نہ کر سکا؟

سوال نمبر ۲ بیت المقدس و مسجد اقصیٰ کے باغے میں ہے جس پر اسرائیل کا
قبضہ و غلبہ ہے اس کے متعلق آپ حضرات کا کیا خیال ہے

یہ قبضہ و غلبہ اللہ کی مرضی سے ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو آپ مخالفت کیوں کرتے ہیں
پھر تو آپ انھیں بھی پیشوا تسلیم کریں۔ اگر نہیں تو پھر اللہ تبارک و تعالیٰ
ان سے قبلہ اول کو فارغ کیوں نہیں کرانا؟ اس پاک اور مقدس مقام مسجد اقصیٰ
و قبلہ اول سے ان کو کیوں نہیں نکال دیتا؟

حقیقتاً یزید پلید کی حکومت حجاز مقدس پر قائم رہی بلکہ حجاج
کی سنگ باری سے خانہ کعبہ مجروح ہوا، کیا خلافت یزید بھی

سوال نمبر ۳

برحق تھی؟ اگر برحق تھی تو شہدائے کربلا کے متعلق آپ کے خیالات کیا ہیں؟ اور اگر برحق نہیں تھی تو پھر مسجد حرام اور مکہ و مدینہ پر قبضہ کے کیا معنی ہوں گے۔

نجدی حکومت سے پہلے حجاز مقدس پر ترکیوں کی حکومت تھی
سوال نمبر ۴ وہ کس کی مرضی سے قائم ہوئی تھی، فرمائیے ترکی حکومت خدا و

رسول کی مرضی سے قائم ہوئی تھی یا اللہ و رسول کی مرضی کے خلاف تھی، اگر خدا و رسول کی

مرضی سے قائم ہوئی تھی، کیونکہ آپ کے اصول کے مطابق کسی کی وہاں کی حکومت و امامت کا ملنا ہی اس کے برحق ہونے کیلئے کافی ہے۔ تو پھر نجدیوں، وہابیوں نے

انکا قتل عا کیوں کیا؟ اور اگر ترکی حکومت خدا کی مرضی کے خلاف تھی تو قائم کیوں ہوئی؟

اور پھر وہاں اس وقت جو ائمہ تھے وہ حرمین شریفین کے امام تھے یا نہیں؟ اگر تھے تو ان کو تہ تیغ

کیوں کیا گیا؟ حرم محرم میں خون کی ندیاں کیوں بہانی گئیں؟ وہاں کے باشندوں کو

کیوں قتل کیا گیا؟ ان لوگوں کے مال کیوں لوٹے گئے؟ مقامات مقدسہ پر تباہی کیوں

نازل کی گئی؟ صحابہ کرام کے مزارات کیوں یا مال کئے گئے؟ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی

اللہ عنہا کی قبر شریف کو گولیوں کا نشانہ کیوں بنایا گیا؟ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

کے مزار شریف کو کیوں روند لیا گیا؟ مساجد کی بے حرمتی کیوں کی گئی؟ سرکارِ دعوالم صلی

اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش پر گھوڑے کیوں باندھے گئے؟۔

کفار و مشرکین مکہ اور منافقین مدینہ کیا مکہ و مدینہ کے باہر رہتے

سوال نمبر ۵ تھے؟ اگر نہیں تو پھر وہ کیوں معزز نہیں؟ وہ بھی تو اسی مقدس

سرزمین کے رہنے والے تھے۔

فرمائیے کیا حرمین و شریفین پر نجدیوں نے بالجبر قبضہ نہیں کیا؟

سوال نمبر ۶ چاروں مصلے انہیں ہٹائے گئے؟ اپنے مسلک کے امام مقرر نہیں

کئے گئے؟ سکھوں نے مسجدوں پر قبضہ نہیں کیا؟ سکھوں و انگریزوں نے ہندوستان

میں مساجد کی بے حرمتی نہیں کی؟ کیا یہ سب رضائے الہی سے ہوا؟۔

بخدا ! ان سمجھوں نے رضائے الہی و قضاے الہی میں فرق نہیں جانا۔ یہ سب
 کچھ جو ہوا قضاے الہی سے ہو سکتا ہے۔ رضائے الہی سے نہیں۔



WWW.NAFSEISLAM.COM

دنیا کے اسلام کا عظیم محقق و مفکر و فقیہ

مجدد دین و ملت، امام اہلسنت و اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

میرے ایک قریبی عزیز نے یہ دردناک کہانی سنائی کہ فاضل نگر میس تبلیغی جماعت کے ایک مولوی صاحب لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ مولانا احمد رضا بریلوی نے یہ سارا فرقہ انگریزوں کی دوستی و حمایت میں ڈال رکھا ہے۔ اور انگریز ان کو انتشار پیدا کرنے کا ذریعہ بنا کر یہاں سے چلے گئے۔ تاکہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں۔ اور متحد نہ ہو سکیں۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی حیات مبارکہ پر مختصر گفتگو کی جائے۔

تاریخ کی اس سے زیادہ ستم ظریفی اور کیا ہوگی کہ وہ عظیم المرتبت شخصیت جو ماہ تاباں بن کر پورے اسیٹھ سال کائنات کی عظیم دستگوئی میں تابندہ رہی جسے عرب و عجم نے خراج عقیدت پیش کئے۔ جس کے زور قلم نے الحاد و بے دینی کے منڈرتے ہوئے طوفان کے رخ موڑ دیئے۔ جس کی حق گوئی و جرأت مندی نے برصغیر ہی نہیں پوری دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔

- جس نے اپنی بے پناہ قابلیت اور وسعت علم کا سکھ عرب و عجم پر بٹھایا
- جس نے کبھی دجل و فریب اور یا کاری و مکاری کا مکروہ لبادہ نہیں اوڑھا
- جس نے کبھی اتحاد و امن کے نام پر نفاق و یا کاری نہیں کی۔
- جس نے کبھی حکمرانوں و فرمانرواؤں کی خوشنودی حاصل نہیں کی۔

حافظ حسن الدین — حبیب اللہ سائیکل والے کی دوکان پر

سکرائی آبادیاں اجڑ چکی تھیں، تہقہوں سے لبریز محلات کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے تھے، دہلی کے پرشکوہ و جلال آفریں قلعہ اودا سلامیان ہند کے مرقہ پر یونین جیمک لہرا رہا تھا۔

سلطان ٹیمو کا حصار ٹوٹ چکا تھا۔ سراج الدولہ کے بے باک نعرے پر جوش قیادت دم توڑ چکی تھی، علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ کے نعرہ حق کی گونج ختم ہو چکی تھی، مولانا عنایت احمد، درد کا کوردی و مولانا سید احمد شاہ مدراسی کے سر کاٹے جا چکے تھے، مولانا کافی تخت دار کی زینت بن چکے تھے، مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی جرات مندی کو لوگ بھولے جا رہے تھے، نا امید یوں کا سیلاب منڈ رہا تھا، مایوسیوں کی گھٹائیں چھا رہی تھیں۔ نام نہاد مجاہدین کہلانے والے مولویوں کا ایک گروہ انگریز کی دوستی کو غنیمت اور بدیسی سرکار کو رحمت اور مشرکوں سے برادرانہ تعلقات کو راہ نجات سمجھ رہا تھا۔

اسی دور کشمکش میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت زیور علم سے آراستہ ہوئے اور پھر حریت حق گوئی کا ایک دلولہ انگیز دور شروع ہو گیا۔ مکر و فریب کے پردے چاک کر دیئے گئے، اور مکاری و عیاری کی نقابیں کھینچ لی گئیں۔ یہ وہ دور تھا۔ جب مسلم خود داری، اور مسلم تہذیب، اور ملی شخصیت کا مذاق اڑایا جا رہا تھا۔ جب نام نہاد مجاہدین کا ایک گروہ جہاد پر بھی جا رہا تھا اور فرنگیوں کی دعوت بھی اڑا رہا تھا۔ جب خانہ خدا میں مشرک و مومن کے مابین محبت و مودت کے عہد و پیمان ہو رہے تھے۔

تو ایک اعلیٰ حضرت بریلوی ہی کی ذات تھی جس نے پوری جرات اور انتہائی بے باکی سے شریعت اسلامیہ کی رکھوالی کا حق ادا کیا۔ اور شرعی حکم سے اسلامیان ہند کو آگاہ فرما کر ان کے دھرم کا بھرم کھولا تھا۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا

موالات مشرکین ایک
استعانت مشرکین تیں
معاہدہ مشرکین دڑ
مسجد میں اعلائے

مشرکین چار۔

ان سب میں بلا مبالغہ یقیناً قطعاً لیدروں نے خنزیر کو دہنے کی کھال پہنا

کر حلال کیا ہے۔

۰۔ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (دیکھو) میرے اور

اپنے دشمن کو دوست نہ بنانا۔

۰۔ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ بے شک مشرک ناپاک ہیں۔

۰۔ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ مِّنْ أَدْرِ

مؤمنات ایک دوسرے کے دل دوست ہیں۔

۰۔ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرَٰضُوْكَ اللَّهُ ورسول زیادہ حقدار ہیں

کا نکور اصرار کرو

اس کلمہ حق اور اس کلمہ کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ مشرکوں کی دولت انگریز کی سیاست

نام نہاد مولویوں کی خود ساختہ شریعت نے اعلیٰ حضرت کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنالیا

اور پھر غلط پروپیگنڈوں سے اس مرد جلیل کی عظیم شخصیت کو پامال کرنے کی ناپاک

کوششیں کی گئیں۔

لیکن اس متحدہ یلغار کو اس مرد حق نواز نے نہایت پامردی انتہائی جانفروشی

سے نہ صرف برداشت کیا، بلکہ انھیں کچل کر رکھ دیا۔ اور عظمت مصطفیٰ و عصمت

مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آئینہ آنے دی۔

ناظرین کرام! اب آپ ہی بتائیے! میرا استغاثہ آپ کی عدالت میں ہے

میں ہر صاحب بصیرت و بصارت کی فکر و نظر کو مخاطب کرتا ہوں کہ۔

• جب نجد سے درآمد کردہ فتنے جنم لے رہے تھے۔

• جب مسلمانوں کے مسلمہ معتقدات پر کفر و شرک، بدعت و ضلالت کے آئے چلائے جا رہے تھے۔

• جب امکان کذب باری تعالیٰ کا مسئلہ کھڑا کیا جا رہا تھا۔

• جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم کہا جا رہا تھا۔

• جب نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آجانے کو گھوڑے گدھے کے خیال آجانے سے بدتر لکھا جا رہا تھا۔

• جب میلاد شریف کو کنہیا کے جنم دن سے تشبیہ و کج راجائز کہا جا رہا تھا۔

• جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا بھائی و نمبر دار لکھا دیا جا رہا تھا۔

• جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چوہا و چیرا سے تشبیہ دیا جا رہی تھی

• جب خاتم النبیین کے معنی میں تحریف اور عوام کا خیال کہا جا رہا تھا۔

• جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو حیوانات بہائم، بچوں اور پاگلوں کے علم کے برابر لکھا جا رہا تھا۔

تو ان حالات میں امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کیا کرتے کیا

خاموش رہتے؟ یا ان کی ہاں میں ہاں ملاتے؟ ان ناپاک نظریات و معتقدات

کو پھیلنے دیتے؟ یا ان کوڑھ کے جراثیموں کو فنا کرتے؟

آپ ہی کہیں گے کہ یقیناً اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کو وہی کرنا چاہئے تھا جو

انکی ذمہ داری تھی۔ اور آپ نے وہی کیا۔ ان فاسد نظریات و عقائد کا محاسبہ کیا۔

اور ہر چہار جانب سے آنے والی تمام الحادی محاذات و قوتوں کا مقابلہ کیا۔ عمر عزیز کا ایک

ایک پل باطل نظریات کی سرکوبی میں صرف کیا۔

۱۲۹۲ھ ۶۱۸۷ء میں والد بزرگوار علیہ الرحمہ کے ہمراہ زیارتِ حرمین

شریفین اور حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوئے۔ مدینہ شریف جاتے ہوئے
ایک نظم تحریر فرمائی جس کے حرف حرف سے عشق و محبت کے چشے ابلتے ہوئے دیکھ
جاسکتے ہیں۔ مطلع یہ ہے۔

حاجیوں آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

اس مقدس سفر میں حرمین شریفین کے اکابر علماء مثلاً مفتی شافعیہ
سید احمد ہلان اور مفتی حنفیہ عبدالرحمن سراج رحمہما اللہ وغیرہ سے حدیث و
تفسیر وفقہ و اصول فقہ میں سندیں حاصل ہوئیں۔ حرم شریف میں بعد نماز مغرب
امام شافعیہ حسین بن صالح علیہ الرحمہ بغیر کسی سابقہ تعارف کے بے ساختہ آگے بڑھ
کر فاضل بریلوی کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنے گم لے گئے، فرط محبت سے دیر تک آپ کی
نورانی پیشانی دیکھتے رہے۔ اور جوش عقیدت میں فرماتے رہے۔
انی لاجد نور اللہ فی ہذا الجباب

بیشک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں۔

صباح ستہ کی سند اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دستخط خاص
سے عنایت فرمائی ۱۳۲۳ھ میں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ دوسری بار حج بیت اللہ
شریف کے لئے گئے۔

اس موقع پر جو نظم لکھی اس کا مطلع یہ ہے۔

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان و صلاح و ظفر کی ہے

اس سفر میں بھی علماء و مجاز بڑی قدر و منزلت فرمائی۔ حجاز مقدس کے علماء کرام
و مفتیان حرمین شریفین جس قدر و منزلت سے آپ کو دیکھتے تھے۔ اسکا اندازہ ان تقاریر
کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ جو حسام الحرمین میں شائع ہو چکی ہیں۔

ان میں علم اراکرام و مفتیان حرمین شریفین نے آپ کو ان القاب سے یاد فرمایا ہے۔

معرفت کا آفتاب، فضائل کا سمندر، بلند تارا، دریائے ذخار، بحر ناپید الکنار، یکتائے زمانہ، دین اسلام کی سعادت، دائرۂ علوم کا مرکز، سحبان فصیح اللسان، یکتائے روزگار، وغیرہ وغیرہ۔

علامہ اسماعیل خلیل الملکی نے تو یہاں تک فرمایا۔

اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ اس صدی کا مجدد ہے تو بلاشبہ حق و صحیح ہے۔ صرف علم ارجازی نہیں بلکہ دیگر ممالک اور ہندوستان کے علماء کی اکثریت آپ کے بحر علمی کی معرفت تھی اور ہے۔

یہی نہیں بلکہ آپ کے شدید مخالفین بھی آپ کی علمی بصیرت عشق رسول اور ایمان کامل کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے، تو فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کیلئے مزید کسی شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ لہذا ”الْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْلَاءُ“ کے مسند اصول کے تحت چند بیانات ملاحظہ ہوں۔

۵۔ تبلیغی جماعت اور علماء دیوبند کے حکیم الامت و جامع المجددین مولانا اشرف علی تھانوی

۱۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھ کو مولوی احمد رضا صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملنا تو میں پڑھ لیتا۔

اسوہ اکابر ص ۱۵ ہفت روزہ چٹان لاہور ۱۱ فروری ۱۹۹۳ء

۲۔ مولانا تھانوی نے فرمایا، میرے دل میں احمد رضا کے لئے بجا احترام ہے۔ وہ ہمیں کافر کہتا ہے۔ لیکن عشق رسول کی بنا پر کہتا ہے۔ کسی اور غرض سے نہیں۔

اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام ص ۱۱

بحوالہ چٹان لاہور ۲۳ اپریل ۱۹۹۲ء

۵ — مدرسہ دیوبند کے سابق ناظم تعلیمات مولانا مرتضیٰ حسن درہنگوی کی رائے۔
 اگر خانصاحب (اعلیٰ حضرت) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے تھے جیسا
 کہ انہوں نے انہیں سمجھا۔ تو خانصاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر
 نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ جیسے علماء اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم
 کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے۔ تو اب علماء اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و
 مرتد کہنا فرض ہو گیا۔ اگر وہ مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں۔ خواہ لاہوری ہوں یا قدنی وغیرہ
 تو وہ خود کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

(اشد العذاب ص ۱۳)

۵ — علماء دیوبند کے شمس العلماء، کتاب سیر النبی کے مصنف مولانا شبلی نعمانی اعظمی
 کا بیان۔

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی جو اپنے عقائد میں سخت ہی متشدد ہیں
 مگر اس کے باوجود مولانا صاحب کا علمی شجر اس قدر بلند درجہ کا ہے کہ اس دور کے تمام عالم
 دین اس مولوی احمد رضا خان صاحب کے سامنے پرکاش کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

انوار صوفیہ کوالہ رسالہ النذوہ ص ۱۹۱۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

نوٹ ۱۔ پرکاش یعنی تمام مولوی ان کی علمیت و قابلیت کے سامنے ایک تنکے کی حیثیت
 نہیں رکھتے۔

مولانا سید سلیمان ندوی جنکی شہرت مولانا شبلی اعظمی سے کچھ کم نہیں ہے۔

۵ — اعلیٰ حضرت، سید سلیمان ندوی کی نظر میں — ملاحظہ فرمائیں۔

اس احقر نے جب مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مرحوم کی چند کتابیں
 دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ کی خیرہ ہو کر رہ گئیں۔ حیران تھا کہ واقعی مولانا بریلوی صاحب
 مرحوم کی ہیں۔ جن کے متعلق کل تک یہ سنا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں، اور
 صرف چند فردی مسائل تک محدود ہیں۔

مگر آج یہ پتہ چلا کہ نہیں ہرگز نہیں یہ اہل بدعت کے نقیب نہیں بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکالر اور شاہکار نظر آتے ہیں۔ جس قدر مولانا مرحوم کی تحریروں میں گہرائی پائی جاتی ہے، اس قدر گہرائی تو میرے استاد مولانا شبلی صاحب، و حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی علیہ الرحمہ، اور حضرت مولانا محمود الحسن صاحب، دیوبندی و حضرت مولانا شیخ التفسیر شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں ہے۔ جس قدر مولانا بریلوی کی تحریروں کے اندر ہے۔

(ماہنامہ ندوہ ص ۱۱ اگست ۱۹۱۳ء)

۵۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت ۱۔ مولانا انور کشمیری سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی نظر میں۔

جب بندہ ترمذی شریف اور دیگر کتب احادیث شریف کی شرح لکھ رہا تھا تو حسب ضرورت احادیث کی جزئیات دیکھنے کی ضرورت درپیش آئی۔ تو میں نے شیعہ حضرات و اہل حدیث حضرات و دیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں۔ مگر ذہن مطمئن نہ ہوا۔ بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی کتابیں دیکھیں تو میرا دل مطمئن ہو گیا کہ میں اب بخوبی احادیث کی شرح بلا جھجک لکھ سکتا ہوں، تو واقعی بریلوی حضرات کے سرکردہ عالم مولانا احمد رضا خاں صاحب کی تحریروں سستہ اور مضبوط ہیں۔ جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خاں صاحب ایک زبردست عالم دین و فقیہ ہیں۔

(انوار صوفیہ بحوالہ رسالہ دیوبند ص ۲۱ جماد الاول ۱۳۳۳ھ)

۵۔ اعلیٰ حضرت، مولانا اعجاز علی دیوبندی کی نظر میں۔

احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی ہیں۔ کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خاں کو جسے ہم آج تک کافر، بدعتی، مشرک کہتے رہے ہیں۔ بہت وسیع النظر اور

بند خیال و ہمت عالم دین صاحب فکر و نظر پایا ہے۔ آپ کے دلائل قرآن و سنت متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ ہیں۔ لہذا میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ اگر آپ کو کسی مشکل مسئلہ جات میں کسی قسم کی الجھن درپیش ہو تو آپ بریلی میں مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی سے جا کر تحقیق کریں۔

(رسالہ انور نقباء بھون ص ۱۱۱ سوال المکرم ۱۳۴۲ھ -)

۵۔ اعلیٰ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی کی نظر میں۔

مولانا احمد رضا خاں کو تکفیر کے جرم میں برا کہنا بہت ہی برا ہے۔ کیونکہ وہ بہت بڑے عالم دین اور بلند پایہ محقق تھے، مولانا احمد رضا خاں کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔
(بادی دیوبند ص ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ)

۵۔ اعلیٰ حضرت مولانا مودودی صاحب کی نظر میں۔

حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے بارے میں اب تک ہر لوگ سنوت غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں۔ ان کے بعض تصانیف اور فتاویٰ کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی ہم نے یہاں پائی۔ وہ کم علم افراد میں پائی جاتی ہے۔ اور عشق خدا و رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔

ہفتہ روزہ شہاب لاہور ۲۵ نومبر ۱۹۷۲ء

بجوف طوالت یہاں صرف آٹھ شہادتیں پیش کی گئی ہیں۔ انہیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بلند پایہ اور مخلصانہ علمی کارناموں کی افادیت کا کرشمہ کہنے کے مخالفین بھی ایسے بیانات دینے پر مجبور ہو گئے۔

جیسا کہ ہر خاص و عام سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کہ برصغیر

ناظرین! ہندو پاک و دیگر ممالک اسلامیہ میں واضح اکثریت اہلسنت

و جماعت کی ہے۔ خصوصاً برصغیر میں۔ دیوبندیت و بابیت اپنی کفری عبارات

دگستاخانہ عقائد کے باعث اس قدر بدنام و ناکام ہو چکی ہے کہ یہاں ان پر اپنے
جدید طریقہ کی تبلیغ کی راہیں مسدود ہو چکی ہیں۔ باوجود انگریزی دوستی و مال
و زر کی فراوانی کے وہ ابیت نے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کیلئے سیکڑوں
رنگ بد لے ہزاروں مکاریوں سے کام لیا۔ مگر ناکام رہے۔ کبھی تبلیغی جماعت
کا ایبل لگا کر سامنے آئے۔ تو کبھی جماعت اسلامی کے نام سے لوگوں کو دھوکا دینے کی
کوشش کی، کبھی تحفظ ختم نبوت کے نام پر وہابیت کا زہر پلانے کی کوشش کی غرضیکہ
طرح طرح کے سائن بورڈ لگا کر اسلام و سنت کے نام سے کبھی توحید و رسالت
کے نام سے مسلمانوں میں گھسنے کی کوشش کی۔ لیکن علماء اہلسنت نے ان کی
عیاریوں مکاریوں کا پردہ چاک کر کے رکھ دیا۔

بالخصوص اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت شیخ الاسلام و المسلمین امام احمد رضا
خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اور آپ کے جلیل القدر خلفاء و تلامذہ و اجاب نے
وہابیت کی وہ بے مثال سرکوبی فرمائی۔ کہ ہر مسلمان ان کے منکر و فریب سے واقف
ہو گیا۔

اب آپ ہی بتائیے! کہ یہ کتنا بڑا فریب ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر انگریز
دوستی کا الزام لگایا جائے تاکہ اپنا جبل و فریب و اصلیت واضح نہ ہونے پائے
میں کہوں گا کہ نجد سے لیکر دیوبند تک تبلیغی جماعت کا کوئی شخص کبھی بھی
ایسا ثبوت و حوالہ پیش نہیں کر سکتا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے انگریز کی حمایت
کی ہو۔ ہر حوالہ پر ایک ہزار روپیہ نقد انعام کا چیلنج کرتا ہوں اور عدم ادائیگی کی
صورت میں یہ روپیہ بذریعہ عدالت بھی وصول کیا جاسکتا ہے۔

عشق و ایمان کی غیرت کو آواز

تبلیغی جماعت کی گمراہ کن و شرمناک سازشوں کے انکشاف کے بعد ہماری

ایمانی غیرت کا تقاضہ کیا ہے۔ ۱۔

۱۔ ہم پر لازم ہے کہ تبلیغی جماعت کی گمراہ کن بد عقیدگی، رسول و شمن عبارتوں اور حوالوں کے بعد سخت نفرت و ملامت کا اظہار کریں۔ اور ایسے لوگوں کی صحبت اور کتابوں سے پرہیز کریں۔

۲۔ ہم پر لازم ہے کہ گھر گھر جا کر اس خطرے سے لوگوں کو آگاہ کریں کہ تبلیغی جماعت کے تبلیغی گشت و چلت پھرت سے بیکر کلمہ و نماز کی دعوت تک ان میں سے کوئی بھی چیز مدینہ مقدسہ کی نہیں ہے۔ بلکہ نجد کی ہے۔

۳۔ ہم پر لازم ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو بتائیں کہ یہ لوگ دین کا نام صرف اس لئے لیتے ہیں کہ کمال عیاری و فریب سے اپنے خود ساختہ دین سے تمہارے دین کا تبادلہ کر سکیں۔

۴۔ ہم یہ بھی بتائیں کہ اس ساری مذہبی نمائش کے پیچھے ایک پر فریب جال بچھا ہوا ہے۔ تاکہ سادہ لوح امت کا شکار کیا جاسکے۔

۵۔ ہم ایک ایک مسلمان کا دامن بھام کر بتائیں کہ تبلیغی جماعت دین کے خادموں کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ ایمان لوٹنے والوں کا ایک سفید پوش دستہ ہے۔ ان کے بنادنی تقدس اور انکسار کے پیچھے خونناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔ یہ کبھی بھی صاف صاف دل کی بات نہیں کہتے۔ بلکہ مسکراتے ہوئے ٹھگوں کی طرح ہر وقت شکار کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔

لاکھوں سلام

از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری ضلع یلوی قدس سرہ العزیز

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
شہرِ یارِ ارم تا حیدرِ حرم
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
دور و نزدیک کے سنے والے وہ کان
جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا ہا
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
پستلی پستلی گلِ قدس کی پتیاں
وہ زباں جس کو سب کن کی کھنچی کہیں
کل جہاں ملک اور جو کی رونی غنڈا
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
کاٹش محشر میں جب انکی آمد ہو اور
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
لوہیا شفاعت پہ لاکھوں سلام
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
کانِ احلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
اس حسینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام